

ہفت روزہ

۳۰ دسمبر ۱۹۴۲ء

۸
۲۵

خدا مِلّٰتِ اِنْسَانِ

میکادگار

شیخ الفیض خیر محمد لاہوری
شیرانوالہ دروازہ لاہور

موجودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یہ کتاب طبعاً و کتابتاً انجمن خدامِ الدین لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

خدم الین

نومبر ۱۹۵۵ء

جلد	۱۹	جلد	۱۹
شمارہ	۱۹	شمارہ	۱۹
مستحق	۱۹	مستحق	۱۹

پاکستان وھندوستان میں
سالانہ روپے
ششماہی روپے
سہ ماہی روپے
فی پرچہ روپے

• سعودی عرب • کویت
• اردن • افریقہ • ملائیا
• ہانگ کانگ • انڈین
گیٹ
• سالانہ چیک
• عام ڈاک سے
• ۱۸۶۰ روپے
• ہوائی ڈاک سے
• ۵۲۰۰ روپے

• امریکہ
• عام ڈاک سے
• ۲۴ روپے
• ہوائی ڈاک سے
• ۸۲۶۸۰ روپے

• ہند
• بیرونی ملک کے لئے چھ ماہ سے
• کم عرصہ کے لئے پچہ جاری نہیں
• کیا جائے گا

روس اور مغربی ممالک

باقی دنیا کے علاوہ دو حصے ہیں کوئی
امریکہ کے حلیف ہیں اور پھر روس
کے ساتھ۔

روس ہر آزاد ہونے والے
ملک کی حمایت یا ہر اس فریق کی
حمایت جو مغربی ملک کا ٹروٹی نہ
ہو۔ اس لئے ہمیں کہنا کہ اس
کو اسلام یا خاص قسم کے مسلمان
سے پیار ہے۔ مقصد اس کا صرف
یہ ہے کہ وہ اپنے مقابل امریکہ
یا امریکہ کے دوستوں کو کمزور رکھنا
چاہتا ہے۔ اس کی دلی تمنا یہ
ہے کہ برطانیہ، فرانس، بیلجیئم،
نیمچ وغیرہ امریکی گروپ کے
ممبروں کا اقتدار ان کے مضمرات
سے اٹھ جائے۔ اس طرح اگرچہ
ان آزاد ہونے والے ملک پر
روس کا قبضہ نہیں ہو سکتا مگر
دشمن کی طاقت کمزور اور سیاسی
میدان تک ضرور ہوجاتا ہے۔ یہ
فائدہ بھی روس کو بحال پہنچ جاتا
ہے کہ وہ نو آزاد ملک سے
تجارتی یا سیاسی معاہدات اور
تعلقات استوار کر کے ان کی
ہمدردیاں حاصل کرنے میں بالآخر
کامیاب ہو ہی جاتا ہے، اس
سے اس کی بین الاقوامی پوزیشن
بھی مزید دھنچ ہوئی ہے۔ اور
روس تو ان ملک کی طرف بھی
دوستی کا ہاتھ بڑھانے میں بھل
نہیں کرتا جو کم از کم غیر جانبدار
رہنا چاہیں۔ کیونکہ اس سے اگرچہ
اس کی اپنی قوت میں اضافہ تو
نہیں ہوتا مگر مقابل فریق کی قوت
یقیناً کمزور ہوتی ہے اور اس کا
فائدہ بھی بہریت روس کو
پہنچتا ہے۔

یہ حقیقت سمجھ لینے کے بعد
ہر شخص جانی سکتا ہے کہ مسلم
ملک جو کسی ٹروٹی ملکوں سے
نہات کے خواہاں ہیں یا ملک کو
آزاد دیکھنے کے آرزومند ہیں

افریقہ اور ایشیا کے سینکڑوں
مسلم ملک ایک عرصہ سے فریب
کی حکومت حکومتوں کے غلام تھے
ان ملک میں جب بھی کوئی آزادی
کی تحریک جنم لیتی ہے تو روس اس
کی پشت پناہی کرتا ہے اور
مغربی ملک استعمار کی لعنت
سے گلو غلامی کے بعد ہر ملک
کی نئی حکومت کو قریب تسلیم کر
لیتا ہے۔ اگر کسی ملک میں
فائدہ جنگ کی صورت پیدا ہوتی ہے
تو جیسٹ ماسکو سے اعلان ہو
جاتا ہے کہ اس ملک کے اندر
بیرونی مداخلت کسی صورت میں
نہی برداشت نہیں کی جائے گی۔
پھر کوئی پارٹی اگر کسی ملک میں
مغربی ملکوں کے اقتدار اعلیٰ یا
سرپرستی کو اپنے ہاں قائم رکھنا
چاہتی ہے تو روس اس کے
خلاف آواز اٹھاتا اور اس کے
مقابلے میں دوسری پارٹی کی ہر
مکمل امداد کرنا فرض کر دیتا ہے
لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں
کہ روس اسلام دوستی کی پالیسی
پر گامزن ہے یا وہ مسلم ملک
سے دلی انس و محبت کا رشتہ
استوار کئے ہوئے ہے اور نہ
کوئی عقیدہ اس کا تصور ہی کر
سکتا ہے۔ اور روس یا کسی دیگر
دہریہ یا نصرانی حکومت سے
اس قسم کی توقع رکھنا بھی خود
کوفریب میں مبتلا کرنے کے
مرادت ہے۔

درحقیقت روس نے کافی
قوت فراہم کر لی ہے اور وہ
اب بھی بڑی سے بڑی قوت
کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ لے
دے کہ صرف امریکہ ہے جو
وسائل و ذرائع کی ہمتا کے
باعث، نیز ایجادات و کاغذات
جات کی کمزرت کی وجہ سے اس
کے مقابل میں سینہ سپر ہے۔

کیوں روس کی طرف دوستی کا
ہاتھ بڑھانے ہیں؟ اور روس کس
غرض سے ان کی امداد کرتا ہے؟
دراصل روس کو اپنے مفاد کے لئے
ایسا ہی اقدام کرنا چاہئے اور
غلام ملک کو بھی اپنی آزادی کے
مصلحوں کی خاطر اور اس مثل کے
مصدق کو ڈوبنے کو تنے کا سہارا
یہ طرز عمل اختیار کرنا چاہئے تو ہم
جب غلامی کی پکی بین پس رہی ہو
اور جنگ آزادی میں کوئی آسرا
اُسے میسر آ رہا ہو تو وہ اس سے
کیوں بچے انھیں نہ چوے؟

بعض لوگ اس شبہ میں مبتلا
ہیں اور ان اسلامی ملک کو ان
سے بددلت تنقید بنا رہے ہیں
کہ وہاں روسی اتحاد کے جرم پہلے
کا قوی امکان ہے۔ لیکن آخر
اقوام مغرب نے کہاں کہاں گھر
بنائے وہاں کب کسی کا ایمان
سلامت رہنے دیا؟ اور نہ صرف
یہ کہ ایمانوں پر ہی ڈاکے ڈالے
بلکہ تمدن و معاشرہ تک کو یکسر
تبدیل کر کے رکھ دیا۔

پاکستان میں مذہب کی جو
مٹی اسلام کے نام پر بنید کی جا
ری ہے یہ انہیں گوری قوموں کی
کرمضانی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا
ہے؟ مجاز کے اندر سب تیزی سے
مغربی تہذیب پاؤں پھیلا رہی ہے
وہ بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔
مصر و عراق کی جدید تہذیب بھی مغربی
اقوام کے دور اقتدار کا ثمر ہے۔
مشرکین حدیث کا گروہ اور سینکڑوں
آدمیوں کا مشرکین ختم نبوت کی
آغوش میں پچے جانا اس تہذیب و
تمدن اور دور اقتدار کی یادگار
ہے۔ لاکھوں انسانوں کا عیسائی
ہو جانا اس تہذیب کے برگ و بار
میں سے ہے اور قرن اول کے
اسلام سے بے اعتنائی اور اسلام
کی تحقیقات کا استہزاء و تحقیر
بھی اسی عیارہ روزگار مغربیت
کا حاصل ہے۔

بم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے
ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ
باقی مشرق

مجلس ذکر

مؤرخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بمطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ
بانیین حضرت شیخ الغنی مولانا عبد اللہ انور مدظلہ العالی نے تفسیر ذیل تفسیر عیسیٰ کے بعد ارشاد فرمایا :-

نشیت خداوندی

مرتبہ خالد سلیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين اصطفى
إما بعد

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ دفعہ احسان ہے کہ اس نے ہم سب کو اپنے دربار میں حاضر ہو کر اپنی یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس نعمت کا بہت زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ خاص اللہ کا فضل ہے کہ وہ ہم کو اپنے دوائے پر ملاتا ہے۔ میں اپنی نیکی پر دیا بھی گنہگار نہیں کرنا چاہے کیونکہ غرور و تکبر اور گنہگار نہیں کرنا چاہئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی لمحہ اللہ کی عبادت اور ذکر اللہ کے بغیر نہیں گزرا تھا۔ لیکن نماز کا یہ عالم تھا کہ ساری ساری رات کھڑے اللہ تعالیٰ کے دربار میں روتے رہتے اور اس طرح آپ کے پاؤں مبارک متھوم ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تو اللہ تعالیٰ کی بخشش ہوئی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے جنت کا وعدہ فرمایا ہوتا ہے تو پھر آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں؟ کیوں راتوں کو جاگ جاگ کر اپنے آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! میں اپنے اللہ کا شکر گزار نیند نہ ہوں؟

دور حاضر میں ہر طرح کی سہولتیں مہیا ہیں۔ پہلے راز میں اگر حج کرنے کے لئے مہینوں اور سالوں کا سفر طے کرنا پڑتا تھا تو آج کل ایک دن میں ہوائی جہاز کے ذریعے کہ مسئلہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کے پاس حج کرنے کے لئے روپیہ موجود ہو اور وہ وقت اور سفر کی سہولت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حج نہ کرے تو اس سے بڑھ کر اور کون بد قسمت ہو سکتا ہے۔ حضرت یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی

توفیق جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ اتنی ہی ذمہ داریاں اور شکر کرنے کی ذمہ داری بھی جاتی ہے۔ حضرت کے یاد دہانی کرنے کا یہ عالم تھا کہ ساری ساری رات وظائف کے اندر مشغول رہتے تھے۔ اور اخیر عمر میں تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے معمولات پر عیسیٰ کے علاوہ دیگر اولاد و وظائف بھی اس کثرت سے کرتے تھے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتے اور آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتے کہ یا اللہ آخر کوئی انسان اس قدر عبادت اس دور میں کر سکتا ہے، جس کی تفسیر کوشش روایات میں بھی مشکل ہے ہی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر جو آج کل ہاؤس خدام الدین کے ایڈیٹر ہیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خدام میں سے ہیں انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حامل شریعت پر خود حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لکھی ہوئی حضرت کے اولاد و وظائف کی فہرست دکھائی جو وہ اپنے سلسلے کے اذکار اور دیگر مشاغل کے علاوہ ہر روز کیا کرتے تھے۔ اب اس پر نظر دوڑائیے اور اندازہ کیجئے کہ اس کی تفسیر دنیا بھر میں مل سکتی ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی درج کردہ عبادت جس کی تکلیف تو یہ صرف شان کی یاد رکھیں سب ذیل :-
”معمولات دیرینے سے لائے پڑے گئے۔“

۱) حضرت کے روزانہ کے معمولات کا اجمالی خاکہ یہ ہے

(۱) طاعت ستہ بیچ، دوچ، ستر، نشتہ، پنج، چھ، سات ان طاعات پر ذکر الہی کی فریق، ہزاروں لاکھوں سے کیا کم جملہ گی۔
(۲) پاس آفاس (۳) وکراتہ (۴) صفات سبیر۔
(۵) سلطان الاذکار (۶) نفسی اثبات (۷) مروجہ جن کی تعداد ۸ سے زائد ہے (۸) حزب الاعظم (۹) سورۃ یس۔ سورۃ مزمل سورۃ اقلاس اور دیگر سورۃ کے عمل اور اس طرح کے اور کئی اولاد و وظائف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عام معمولات میں سے تھے جو آج ۴۴ گنٹھوں میں کرتے تھے۔ ذکر وہ وقت ان روزانہ کے عبادات سے علاوہ ہیں یعنی پنج و ستر بھی پورے کئے اور ساتھ ہی درج شدہ وظائف ۲

استغفار ۱۲۵۰۰۰
سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ۱۲۵۰۰۰
لا الہ الا اللہ ۱۲۶۰۰۰
رب اغفر لی بضمک ۱۲۵۰۰۰
یا ستار یا خافار ۱۲۵۰۰۰
یا رحمن یا رحیم ۱۲۵۰۰۰
رب اغفر لی للذین ظلمتھم ۱۵۰۰۰۰

میں نے اکثر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ وہ جس طرح کاپاپانی پر رات کو کھٹکتے اور فجر کی نماز کے لئے مسجد میں آتے اسی طرح چھ کے وقت ہوتے اور پھر فجر سے فرقت کے بعد فجر کی نماز کے لئے مسجد میں آ جاتے اور تمام رات کر سیدی کرنے کی غرض سے بھی آرام نہ فرماتے۔ یہ تھا محبت خداوندی بنشیت الہی اور حب الہی کا غلبہ کہ ایک بل اللہ کی یاد سے غافل نہ رہتے تھے۔ بزرگانِ قلم! یہ ہے اللہ دامن کا عالم کہ وہ اتنی عبادت کرنے کے باوجود عفتِ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں اور نیکیوں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن ہم مسلمان اگر اپنے گریبان میں نہ ڈال کر دیکھیں تو قوی حالت بہت ہی خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمیں دے رکھی ہیں ان کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر زندگی بسر کی جائے۔ کیونکہ خدا کو یہی ادا ہماری پسند ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ يُغْفِرْ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ
اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بزرگوں کی قبروں پر گزریاں رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے ہمیں ملو مستقیم دکھایا اور اللہ اللہ کرنے کا طریقہ سکھایا۔

متمم حضرت! دنیا امتحان گاہ ہے۔ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث ہے:-
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا آدَاءَ لِلدَّيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَوْتٌ
مَا يَنْفِيهَا إِلَّا كَذِبٌ كَرِهَ اللَّهُ وَمَا رَأَى وَلَا عَقْلٌ وَلَا مَعْلُومٌ
(روایت ترمذی)
حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
۲ پڑھ کر ہے۔ اب کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کی روحانی قوت کا۔
باقی برص ۱۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی پشکار ہے اور اس کے لئے رحمت سے محرومی ہے۔ سوائے خدا کی یاد کے اور ان چیزوں کے جن کا خدا سے کوئی تعلق اور واسطہ ہے اور سوائے عالم اور متعلق کے۔

اگر اس دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل رہے تو یہ دنیا انسان کے لئے وبال جان بن جائے گی۔ یہ کوشیاں، یہ اولاد، یہ دولت سب اس چند روزہ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہے اگر اسی میں

کہ اس کام میں اللہ تعالیٰ راضی ہے یا راضی اور وہ کام کرے جس میں اللہ تعالیٰ راضی ہو تو اس کا ہر لمحہ عبادت الہی بنی تصور کیا جائے گا۔

مثلاً اگر کوئی جوتا خریدتے وقت یہ خیال کرے کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائے وقت پاؤں خوب نہ ہوں نہ پیشاب پاخانہ سے فراغت کے وقت یہ نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے فرائض کو اس طریقے سے اہتمام قلب کے ساتھ ادا کر

مروانا ظفر علی بنکھل عبد الرحیم

دیوبند

شاد باں و شاد ذی اسے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
ملت بیضا کی عزت کو لگائے چارچاند
محنتِ اہلِ اُمت کی تھی تو نے دوچند
اسم تیرا ہنسی ضرب تیری بے پناہ
دیوبند اس کی گردن ہے ادھیری کند
تیری ہیبت پر ہزار اقدام سب جال سے نثار
قرنِ اول کی خبر لائی تیری اٹنی زلف
تو علم بردار تھی ہے، حق نگہاں سہ تیرا
خیلِ باطل سے پہنچ نکلتا سیچھ کو گزند
مازہ کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کر لیا ان عالمانِ دینِ قیم نے پسند
جان کر دیں گے جو ناموسِ پیہر پسند
حق کے رستہ میں گناہیں گے جو اپنا بند
کفر ناپاچہ جن کے آگے بارہا گئی کا ناچ
جس طرح جلتے تو سے برقص کرتے پسند
اس میں قاسم ہوں کہ اور شہد کہ محمود حسن
سب کے دل تھے دو دندہ کی فطرتِ اچھبند

گر جی ہنگامہ تیری ہے حسین احمد سے آج
جن سے پرچم ہے کوایاتِ سلفِ کلر بند

(گلاہستان)

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اپنی بہت زیادہ یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خانہ اہلِ ایمان کامل پر فرما کہ تبرک جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے آمین یا اللہ العالیین!

ایک ضروری چیز پھر عرض کرتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب درخت کو پھل گھا ہے تو وہ جھک جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس قدر زیادہ

عبادت کی جائے جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اسی قدر عاجزی و انکساری میں بھی اضافہ ہوتا چاہیے۔ اگر نیکیوں پر غرور و تکبر کیا جائے۔ تو اعمال تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ غرور تکبر اور محمد بہت خطرناک روحانی بیماریاں ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عاجزی و انکساری کرنے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالیین! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین برحق!

یا ارحم الراحمین

سوال حضرت اقدس رائے پوری رحمہ اللہ علیہ حضرت اقدس مولانا رائے پوری رحمہ اللہ علیہ کی صلاحیت کے سلسلے میں جو حضرت مولانا رائے پوری رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں مضامین ارسال کرنا چاہتے ہیں وہ حسب ذیل پتے پر بذریعہ ریشتری پیج دیں۔ یہاں سے صحافت محسن پیج دیے جائیں گے (۱۵۱۵) حاجی متین احمد صاحب امپریس روڈ لاہور

سکون کا کار یا موٹر خریدتے اور دل میں خیال کرے کہ مجھے ذکر الہی کرنے یا قرآن حکیم کا درس سننے کے لئے دور جانا پڑا ہے یا اس نیت سے خریدے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تفسیر حاصل کرنے کے لئے جایا کروں گا تو یقیناً ان کا خریدنا بھی عبادت میں شامل ہو کر رضائے الہی کا موجب ہوگا۔

دل لگا لیا تو آخرت میں تابہی اور عذاب جہنم سے بھگا رہونا پڑے گا۔ اگر دنیا کے ساتھ ساتھ دین کو صحیح سلامت رکھا تو یہ دنیا بھی اچھی اور آخرت کی بیشک کی زندگی بھی خوشگوار بن جائے گی حرم حضرت مسلمانان کا فریضہ فقیہ یہ ہے کہ مسلمان کافروں کی طرح دنیا کی زندگی میں اپنے دل کو کھانا نہیں مسلمان دولت، وقت، صحبت و تندرستی کا صحیح استعمال کرتا ہے اولاد کو اللہ کے دین کی تعلیم دلاتا ہے۔ ان کو نیک عادات اور عمدہ اخلاق سکھانے کے لئے کسی اللہ والے اور باغوا عالم دین کی صحبت میں جھٹاتا ہے۔ اس کے بکس ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو نہ اپنی فکر کرتے ہیں۔ اور نہ اپنی اولاد کو تعلیم دین دلاتے ہیں۔ اسی لئے قیامت کے دن بھی اولاد ماں باپ کے لئے وبال جان بنے گی اور کسے گی کہ یا اللہ تعالیٰ ہمارے ماں باپ کو دیکھا عذاب دے اور ان پر بدیشتی لعنت بیچ ان بے ایمانوں کے تیرے دینی کا دیوانہ نہ دکھایا۔ کالج و سکول کا دروازہ دھکیا اگر بڑا غلام بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نہیں بنایا۔ حضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان دنیا کا کام کرنے سے پہلے یہ سمجھ لے

غیر مسلم اکثریت کے حالات میں

مسلمان کا اندازِ حیات

(انصاف لانا سیکھنا ابوالحسن علی ندوی لکھنؤ)

مرد ریشم نہ پہنیں۔ بے پردگی اور اسراف نہ ہو۔
مغفلی سے نیچے نہ ہو۔ مغفلیوں سے اوپر نہ ہو۔
بے حیائی نہ ہو۔ فضول خرچی نہ ہو۔ چنانچہ اس
دست کی بنا پر ہماری وضع قطع کے سارے
قدردانی اختلافات ایرانی تہذیب کی وصت
میں سما جاتے ہیں۔

حدود کے اشتراک کے اعتبار سے اگر
آپ تہذیبی یگانگت دیکھنا چاہیں تو آپ ایک
ہفت داخل شمال میں دیکھ سکتے ہیں کہ برا
کے مسلمان داہنے ہاتھ سے کھاتے ہیں، برہمن
کے مسلمان داہنے ہاتھ سے کھاتے ہیں۔
عرب کا مسلمان قرمڑی رنگ دہلی طرف چلاتا
ہے اور ساری دنیا کا مسلمان ہر اچھا کام دہلی
ہاتھ سے کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے صرف وہی
کام کرتا ہے جن کا تقاضا ضرورت یا فطرت
کرتی ہے۔ یہ چیز ان حدود میں سے ہے۔
جن کی تعین کیا، کیا، نے کی ہے۔ ایرانی
تہذیب میں ہر چیز کے کچھ حدود ہیں، مانفوی
زندگی کے کچھ ضوابط ہیں۔ معاشرت کے بارے
میں کچھ ہدایات ہیں اس کے بعد آپ کا
جی چاہے برما کی غذا بن کھا لے۔ آپ کو
اختیار ہے جن طرح پکائیں کھائیں۔ کوئی
غافلت نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے صاف
ممانعت فرما دی ہے۔ کہ کوئی کسی کے لباس
پر مذاق نہ اڑائے، کسی کے کھانے پینے اور
رہنے سنے کے طریقہ کا مذاق نہ اڑائے۔ کوئی
کسی کی زبان کا مذاق نہ اڑائے۔ لاکینٹھ
شعورین حضرت الخ

ملک کی فساداری اور ایرانی تہذیب کی تضاد
برما کے دوست اور بزرگ آپ کے ملک کے
حالات کچھ بھی کہیں نہ ہوں، آپ اس سے
باحت نہیں۔ آپ کو اپنے ملک کا فساد اور
غفلت رہنا چاہیے۔ ملک کی تعمیر اور ترقی میں
حصہ لینا چاہیے اور ایک دوسرے سے بڑھ
پڑھ کر تعمیری صلاحیت کا ثبوت دینا چاہیے
آپ کو اپنی قابلیت، دیانتداری، انتہائی یافت
صدقت، ذہن کی صفائی، استقامت اور
کیریکٹر کا ثبوت دینا چاہئے۔ آپ اس طرح
ملک کی خدمت کریں کہ آپ کی اہمیت
محسوس ہو اور اس طرح دوسرے عناصر سے
آگے بڑھ جائیں لیکن آپ کو ایرانی تہذیب
کا بھی فسادار ہونا چاہیے۔

برمی شاعر و ادیب بیٹے

آپ اپنے ملک کی زبان کی طرف بھی توجہ
دیجیے۔ نہ صرف یہاں کی زبان پڑھیے بلکہ ادیب

اپنی قومی اور لسانی حیثیت سے ہماری زبانیں
کتنی ہی کہیں مختلف نہ ہوں ہم سب ایک
ہیں۔ مراٹھ کے مسلمان، لایا کے مسلمان، برما
کے مسلمان، ہندوستان کے مسلمان، الجزائر
کے مسلمان، سب کی ایک تہذیب ہے۔
ہو سکتا ہے کہ آپ کے لباس کا ایک
طریقہ ہو اور میرے لباس کا ایک طریقہ ثق
ہمارے یہاں شروانی پہنی جاتی ہے۔ آپ
برمی کی حیثیت سے ہرگز اس کے پابند نہیں
کہ یہ لباس پہنیں۔ اسلام نے لباس کی تراش
و تراش اور لباس کی کٹ ایک طرح کی
نہیں دی۔ انبیاء علیہم السلام نے یہ حکم نہیں
دیا کہ ایک ہی طرح کے لباس پہنو۔ آج
دنیا کے کسی میوزیم اور عجائب گھر میں
ابراہیم علیہم السلام کا لباس نہیں۔ وہ لباس
ہوتا تو ہمارے لئے ایک بہت بڑی آزمائش
ہوئی۔ اس وقت یہ سوال ہوتا کہ ہم یہ
لباس پہنیں یا دوسرا لباس۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اگر دنیا بھر کے مسلمانوں
کو کسی ایک طرح کے دیکھا جائے تو ان کا
لباس مختلف قسم کا ہوگا یہ اختلاف تہذیب
کا اختلاف نہیں کلام کا، اسلام سب کی
اجازت دیتا ہے۔ لیکن ان حدود سے
ان کا تجاوز نہ کیا جائے جن کی تعین انبیاء
علیہم السلام نے کی ہے۔

ایرانی تہذیب کی حقیقت

ایرانی تہذیب دراصل انہیں حدود کا نام
ہے اور اس وجہ سے وہ دنیا کے اس سرے
سے اُس سرے تک مشترک ہو سکتی ہے۔
ان محدود کے اندر آزادی ہے، وسیع میدان
ہے، زندگی گزارنے کے لئے، ایک سیم غفلت
انسان حمایت آسانی سے اس میں زندگی گزار
سکتا ہے۔ لیکن حدود کا پابند رہنا پڑے گا۔

برمی دوستو! مٹی کی نسبت کے اعتبار
سے جس کی ایک اصل اور حقیقت ہے جس
کا ہم احترام بھی کرتے ہیں، اسلام اس سے
انکار نہیں کرتا، اور اس کو ختم کرنے کا حکم
نہیں دیتا۔ مٹی کی نسبتوں کے اعتبار سے جن
کی اصل صفات مختلف تھیں، ہم برمی
ہیں، ہم ہندوستانی ہیں، ہم ترک ہیں اور
اسی اعتبار سے ہم سید ہیں، مصل ہیں،
پنجان ہیں لیکن ایرانی اور اخلاقی حیثیت
سے وہ بھی اور ذہنی حیثیت سے ہم ایرانی
ہیں، ہم ٹھہری ہیں اور ہم مسلم ہیں۔

آپ کو اپنی ایرانی صفات کا صاف
صاف اظہار کرنا چاہیے۔ اس کا ثبوت دینا
چاہیے کہ ہم ذہنی، ایمانی اور روحانی اعتبار
سے اور ان نسبتوں کی حیثیت سے جو
زیادہ قیمتی ہیں صرف ایرانی ہیں۔ آپ کا
خاندان ایرانی ہے، چاہے آپ برما میں
رہتے ہوں۔ چاہے ترکستان اور استنبول
میں، چاہے جاوا و سلاطیں، چاہے مشرق
اقصیٰ کے پہنے والے ہوں۔ آپ کا خاندان خاندان
ایرانی ہے، تمام دنیا سے ہٹ کر ایک
نئے قسم کے کپے کے آپ افراد ہیں۔

ہمارا کام

ہمارے اور آپ کے درمیان ایک
مشابہت ہے، ہم بھی چاروں طرف مختلف
ملازمت اور مختلف عقائد سے گھرے ہوئے
ہیں، ہمارا کام یہ ہے کہ دوسروں کو راستہ
سناں، ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم دوسروں کے
پیچھے پیچھے چلیں۔

ایک خاندان اور ایک تہذیب

ہم سب خاندان ایرانی کے افراد ہیں

بننے کی کوشش کیجیے، شاعرینے کی کوشش کیجیے
یہاں کی مسماری اور فحشانی زبان میں لکھے
یہاں تک کہ آپ کی زبان میاں شریعت کی
جائے۔ آپ کی زبان اور ادبیت اور فنی کمال کا
اعتراف کیا جائے۔ ان سب کے باوجود اپنی
تہذیب کے وفادار رہیں۔

آپ جو اپنی زبان اختیار کیجیے، مگر اپنی
تہذیب آپ پر یہ پابندی عائد کرتی ہے کہ
محبت نہ بلیں، آپ کا رسم الخط دایں طوط
سے شروع ہو یا بائیں طوط سے۔ بائیں طوط
نئے لکھے پر اسلام کی شریعت میں کوئی اعتراض
نہیں۔

اسلام کی نگاہ میں سب زبانیں برابر ہیں
بے شک عربی زبان کا ایک درجہ ہے، کیونکہ
وہ آسمانی زبان ہے، باقی کوئی زبان مقدس
نہیں، زبانوں کا اختلاف باطل قدرتی اور
طبعی ہے۔

عربی کے بعد تمام زبانیں برابر

عربی تو اسلام کی شریعت کی سرکاری
زبان ہے، اس کے بعد اردو اور برہی باطل
برابر ہے، فارسی اور برہی باطل برابر ہے۔
دایں طوط سے شروع ہونے والی زبان
ہو یا بائیں طوط سے شروع ہونے والی
زبان ہو، اللہ کی نگاہ میں دونوں یکساں ہیں
یہ دوسری بات ہے کہ دایں طوط
سے شروع ہونے والی زبانوں میں اسلام کی
ادبیت کا ایک بڑا وسیع ذخیرہ ہے اس
لئے کہ دایں طوط سے لکھے والے سائن
یا آئین زبانوں میں ایسی نہیں پیدا ہوئیں
جن کو دنیا میں تاریخ کا طویل عرصہ ملا کہ
وہ اسلام کی خدمت کر سکیں۔ انہوں نے
اس زبان کے ذریعے اسلام کو بچھایا، اسلام
کی تعلیمات کو منتقل کیا۔ لیکن اس سے زبانوں
کے مرتبہ پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اس
سے کسی زبان کی پابندی یا نہیں عائد نہیں
البتہ ابراہیمی تہذیب یہ پابندی عائد کرتی ہے
کہ آپ دایں سے لکھیں یا بائیں سے،
اس میں کوئی جھوٹی دستاویز نہ ہو۔ اس
میں کوئی اقترا پر دانی نہ ہو۔ دودرخ
ہو اور بد دینا حق نہ ہو یہ ہے ابراہیمی
تہذیب کا رول۔ یہ ہے ابراہیمی تہذیب کا
کارٹ، اور یہ ہے ابراہیمی تہذیب کا حصہ
آپ کی زندگی کی تشکیل میں۔

ناموں سے اسلامیت کا اظہار

ہمارے ناموں کے ساتھ حیدریت اور اسلامیت

کا اظہار ہونا چاہیے۔ آپ اپنے اسلامی نام کے
ساتھ برہی لقب یا تعارفی نام اختیار کر سکتے
ہیں، لیکن ساتھ ہی ایک اسلامی نام ضرور ہونا
چاہیے، تاکہ مجھے ہونے منتشر ابراہیمی کتبے
کے مزاج پر ہوں تو تعجب نہ ہو کہ میرا
نام علی ہے، کسی کا نام احمد ہے، کوئی جلالو
ہے، سید ہے، ابراہیم اور کوئی ہے۔ یہ
سب انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی یادگاریں
ہیں اور انبیاء کے فرزندوں اور ان کے
خاندان کے افراد کی یادگاریں ہیں۔ ترجیح کا
اعلان اور ابراہیمیت اور اسلامیت کا اظہار
ہمارے ناموں کا حق و امتیاز ہونا چاہیے۔

ہم ایک ہیں

برہی دوستو! آپ میری اس بات کو
سمجھ لیجیے کہ ہم ایک کنبے کے افراد ہیں۔
مشرقی وسطی سے لے کر مغرب اقصی تک اور
مراکش سے آئندہ شام تک ہم سب ایک ہیں
ہماری زبانیں مختلف، ہماری تہذیبیں مختلف،
ہماری وضع مختلف اور ملکی خصوصیتوں کے
اعتبار سے ہم مختلف ہیں، لیکن عقیدہ توحید
اور ابراہیمی تہذیب کے اعتبار سے ہم متحد مقصد
زندگی میں بھی ہم متحد اور ایک ہیں

مسلمان بن کر رہیے اور اسلام پر مہر لپیے

آپ اس ملک میں یہ عزم کر کے رہیں کہ
آپ کو مسلمان ہو کر رہنا ہے، آپ اگر
برہا کے ہیں تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ
برہا کی زمین میں دفن ہوں، کوئی مجبور نہیں
کرے گا کہ نجف اشرف، بیت شریعت اور
جنت البقیع میں آپ دفن ہوں۔ آپ برہا کی
سر زمین کو اسلامی لشکروں اور مسلمانوں کے ہونے
سے گھڑا رہنا ہیں۔ آپ جگہ جگہ یہ باتیں دینی
اور سپرد کر دیں، تاکہ مشرکے دن زمین کے پتے
پتے سے ایمان والے دالے اور سنت ابراہیمی
کے افراد آئیں، کوئی جاوے آٹھ رہا ہو،
کوئی سمارتو سے آٹھ رہا ہو، کوئی سمندر
کے کنارے سے آٹھ رہا ہو، کوئی پہاڑ کی
چوٹی سے آٹھ رہا ہو۔

لیکن جب ہماری روح پرواز کر رہی ہو
تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہماری زبان
پر ہو ولا توحید الا محمد بن محمد بن محمد بن محمد
مطلب ہے۔ ہم سے یہ نہیں کہا جاتا کہ ولا
توحید الا محمد بن محمد بن محمد بن محمد۔
فی المذنبۃ۔ ولا توحید الا محمد بن محمد بن محمد۔
لا توحید الا محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد
یا پہاڑ کی چوٹیوں پر مرد۔ آپ سے کوئی سوال

نہیں کرے گا کہ یہاں کیوں مرے اور وہاں
کیوں مرے۔ ساری زمین اللہ کی ہے۔ مشرق
میں رہو تو اللہ کے لئے، مغرب میں رہو تو اللہ
کے لئے اور جب مرد تو زبان پر اللہ کا نام نہ

ملت ابراہیم

برہا کے دوستو! آپ کو اپنی سرزمین مبارک
اپنی خصوصیات مبارک، یہ آباد، سرسبز، آباد
خلفہ مبارک، آپ کو اپنی زبان مبارک اور
رسم الخط مبارک، آپ کو اپنا وطن پھر اور
زمین کی خصوصیات مبارک، اپنے ملک کو
ترقی دیجیے۔ اس کی تعمیر و ترقی میں پوری
طرح حصہ لیجیے، دیہی بھیجیت خاطر اور پورے
اطمینان کے ساتھ حصہ لیجیے۔ اس سے کوئی
آپ کو محروم نہیں کر سکتا، اور کوئی آپ پر
اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن یاد رکھیے۔ آپ
اس خاندان کے علاوہ کسی سے بڑھ کر
ایک دوسرے خاندان کے فرد ہیں اور وہ
خاندان ابراہیمی ہے۔ جلالہ ابینکم برکاتہم۔

ملت ابراہیمی کسی کا احبارہ نہیں

ایک مصر کے عرب کا، کہہ کرے تہذیب کا
کے زیدی کا، مراکش کے سنی کا، حاداد اور سنا
کے صحرایی کا، بشتا دین ابراہیم ملہ ابراہیم اور
شریعت ابراہیمی پر حق ہے۔ انکا ہی حق ٹھیک
کے مسلمان۔ برہا کے مسلمان اور انڈونیشیا کے
مسلمان کا بھی ہے۔ ہندوستان کے برہمن
نارادے اور افغانستان کے افغانی کا بھی ہے
یہ حق کوئی نہیں چھین سکتا۔ آپ برہا میں
رہیں تو ابراہیمی بن کر رہیں، ہندوستان میں
ہوں تو ابراہیمی رہیں۔ آپ برہمن کی اولاد
ہوں تو ابراہیمی بن کر رہیں۔

ایک غیر ابراہیمی سید کے مقابلے میں
جس نے حضرت ابراہیم سے اپنا رشتہ کاٹ
دیا ہو وہ برہمن نارادہ ہزارہ درجہ افضل
ہے، جس نے اپنا روحانی، ایمانی، اخلاقی حصہ
اور تہذیبی رشتہ سیدنا سیدنا ابراہیم کے خاندان
سے قائم کر لیا، وہ اٹھ با شعی، جسی اور جسی
سید سے جس نے بد تہذیب اور کور باطنی سے
حضرت ابراہیم کی اصل نسبت سے رشتہ
منتزع کر دیا، زیادہ افضل ہے۔

میرزا غلام احمد قادیانی نے یہاں تک کہ
تمام دینوں کے حامیوں کو یہاں تک کہ
اگر ایک برہمن کا دل عجازی ہے تو اس
بائیں سے ہزار درجہ اچھا ہے جو اپنے خاندان
اور نسب پر فخر کرتا ہے جو باطنیت عرب پر
فخر کرتا ہے، جو ابراہیم اور ابراہیم کی اولاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتے تاخدار اولیا

شیخ العالم قطب الدین شاد حضرت قیس مولانا شاہ عبدالغنی درانی پوری نور اللہ مرقدہ

از جناب سید مسعود علی آزاد شیخ پوری نید بہم

اے معتمد صدق و صفا وے مشد بہر وفا
اے صدر بزم اصفا وے تاخدار اولیا
اے آفتاب آب گل وے بہتایا بل دل
سر در بزم عاشقی بہر سبب حسن سمدی
در دیدہ و دل تیرگی در ہر نفس و ماندگی
عالم ہمہ رخ جو شہ از ہجر تو ہجو شہ
پرسند یاران کمن از شینہ چاکان چمن
دلہا پریشاں کردہ غمہا منداواں کردہ
بر فقر و استغنائے تو عالم ہمہ شیدائے تو
عشق کہ میر کارواں آب گمانہ شود زیاں
شد آنچه شد اے جان جان ماچہ خواہی بعد از ان
رسوا کمن و محشم آزاد کمن از ہشت درم
آزاد کئے یابد اماں در دگاہ بیکراں

اے منبع وجود و سخا وے مخزن عفو و عطا
اے نور چشم مصطفی وے مظہر ذات خدا
خورشید ہمہ شیت خجل یا بی چپہ نور حق نما
سرشار علم و آگہی سرخیل یاران وفا
در ہر چین افسردگی ہے آں بہارستان ما
اکنوں چپکونہ دور شد اے راہی ملک بقا
بر ہم زداں ہم انجمن اماچہ شداں باجرا
بے غم گساراں کردہ اے راحت جانان ما
بر استقامت پائے تو اے خاص خاصان خدا
اے کامیاب کامراں اے جان تسلیم رضا
تا کئے باں آہ و فغاں داریم حبس ان مبتلا
ہر چند باز بدترم لیکن شمارند از شما
از حق خواہ اے کامراں عفو گناہیں گدا

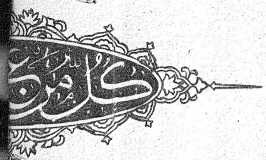
سال و صالت را کجا جویند ارباب وفا

قول جمیل اتقیا شمع دل اہل صفا

۲ ۸ ۳ ۱ ۵

محبت نفیسہ غفرات

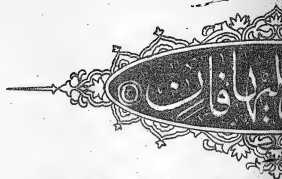
نور اللہ مرقدہ: ہر کس کی مدد جوئے ہم ہم ایک دان لفظ کو ہر کس



قَالَ لِحَكَمَةِ قُطْبِ الْعَالَمِينَ سَيِّدَانَا وَمَوْلَانَا
الْمَشُوقِ ١٢ رَحِمَهُ
بَعْدَ الْمَنَاقِبِ فِي الْمَقْصُودِ لِلْحَجَّاءِ

عَيْنَاكَ وَاسْتَلْبَقِ الْقَرَارَ فَمِنْ
فَتَنٍ تَعْدَتْ وَالْهَلَكَ نَتَقَرَّ
فَلَصَحَّحْتَ الْأَشْوَاقَ مَا يَحْجِجُ
لِلْمُسْلِمِينَ وَهَلْ لَكَ مَدْفَعُ
زَلْزَلَاهَا وَيُضَيِّحُ مِنْهُ الْبَرَمُ
وَفَلَا يَهْأَوُكِي الْخَرَابُ الْبَلَقُ
مِنْهُ الْقُلُوبُ كَانَهَا يَتَقَطِّعُ
وَسَعَتْ جَوَانِبُهُ وَلَا يَتَقَشِّعُ
نَضَبُ الْبَهَارِ وَابْنُ مِنْهَا الْفَرْعُ
تَحْتِ الْإِرْبَابِ عِظَامُهُ وَلَا ضَلَعُ
بُزْلِ الْحَبِيبِ بِهِ وَكُنَّا بَدْمَجُ
بَسْمَايَهُ فَاَلْجُودُ فِيهِ الْمَوْدُ
وَحَزْنِيَّةُ الْأَخْلَاقِ لَوْ تَبْتَدِعُ
وَبَدَّتْ بَوَائِدُكَ كَيْدًا هِيَ تَفْجَعُ
مِنْ نَوْرِ بَاطِنِهِ سِرَافُهُ وَسَمْعُ
أَحَدًا يَسْأَلُهُ وَهَلْ يَتَوَقَّعُ
مَا ضَلَّ سَعْيُهُمْ لَكِي يَتَخَشَّعُوا
فِي حِجَّةٍ حَتَّى ابْنَاهُ الْمَصْرُوعُ
مَنْ حُسْنُ سَيْرَتِهِ وَذَلِكَ اِزْفَعُ
وَحِبَابُ نَعْمَتِهِ وَأَنْتَ مُضَيِّعُ
كَيْدِ الْبَصْلِ وَالضَّلَالَةِ مَوْقِعُ
غَائِبِ الْحَبِيبِ كَيْدُهُ لَا يَرْجَعُ

يَا قَلْبُ مَا لَكَ لَا تَفْقَهُ وَتَبْدِمُ
وَأَفَاضَ دَمْعُكَ حَادِثَ خَلْقَتِ
مِنْ كَانَ يَتْلُوكُ حَبْرُهُ وَقَرَاةُ
هَجَمَتْ بِمَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ مُصِيبَةُ
هَدَّتْ بِهِ صِمِّ الْجِبَالِ وَزُلْزَلَتْ
وَرَفَى الْعَوَالِمُ أَرْضَهَا وَسَنَدَهَا
وَصَيَّحَ أَهْلُ وَدَادَةٍ وَرَفِيرَهَا
وَلَقَدْ احْتَاطَ بِنَاسِ حَبَابٍ مُظْلَمِ
لَبَّى كَمَا يَشْتَأِقُ دَعْوَةَ بَرِّبِهِ
شَيْخُ الْبَشَائِخِ ذَا الْمَاهِرِ الْمَسْمُومِ
طَابَ الدِّفْنِ طَابَ مَدْفِنُهُ الَّذِي
وَالْقَبْرُ مَقْتَحَرٌ وَحُجْنٌ فِي جَانِبِهِ
فِيهِ الْمَعَارِفُ لَا يَطْبِقُونَ عَدَا إِذَا
عَبَّتْ مِنْهَا فَعَةً يَجْمَعُ خِلَافُ
وَحَدَّ الْمَطَالِبِ هَنْ أَيْتَاهُ مُطَالِبًا
أَفْهَنْ رَأَيْتَ بَحْلِيَّةً وَعِلْمُومَةً
مَا زَالَ يُوقِظُ نَوْمًا وَيُزِيلُ هَيْمَ
وَجَلَا تَذَكُّرُ اللَّهِ أَفْنَى نَفْسُهُ
وَكَسَاهُ بِرَبِّهِ جِلَّةً مَرْضِيَّةً
وَهَدَى طَرِيقَ الرِّشْدِ بَيْنَ نَجْمَةٍ
كَثِفَ الْعُظْمَاءُ عَنِ الطَّرِيقَةِ مَوْجَاهُ
فِيهَا أَمَامَتُهُ وَكَجَانُ نُصَيْبَتِهِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
الْأَوَّلُ ١٣٨٧ هـ

وَسِرُّوْا حَقِيْقَتَنَا بِطَرَفِهِمْ وَجَمِيعِ
وَالْبَعْضُ فِيهِ كَمَا لَهُ فَاسْتَمْتَعُوا
كَمَا نَحْنُ السُّعَّةُ وَنَعْبُدُ الْجَمِيعِ
وَجَمْعًا لَهُ وَتَقْبِضُ مِنْهَا الْأَدْمُ
وَرَأَاهُ كَالْبَدْرِ الْمُبَوَّرِ يَلْبَسُ
بُرْكَاتِهِ فَالْخَيْرُ عِنْدَكَ أَجْمَعِ
كَأَدِّ الْغَوَاذِ لَا حِجْلَهُ يَتَصَدَّقُ
مِنْهُ فَإِكْرَمِي وَكَانَ يَسْتَبِجُ
أَمْرُ الْغَرِيبِ فَكَيْفَ لَا يَتَهَجَّجُ
فَعَلَّ الْمُنِيَّةَ لِمُجَاعٍ أَوْ لَا يَسْبِجُ
بِكَبْرٍ وَلَا يَقُوْمُ لَوْ قَاتَهُ مِنْ يَدِ بَعْ
وَفُطَانَةٍ وَدَكَاوَةٍ يَتَبَوَّعُ
بَبُودَةٍ وَغَرِيْبَةٍ لَا تَقْطَعُ
خَافَ فَلَمْ يَطِقْ أَحَدًا عَلَيْهِ يَسْتَبِجُ
فَاللَّهُ يَعْطِي مَنْ يَشَاءُ وَيَمْنَعُ
فِي ظِلِّهِ وَنُطْقُهُ لَا يَسْرُفُ

أَعْلَى وَمِنْ مَعْنَى وَغَايَةِ بَعْثِي
مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ يَعْطِي أَمْجَرَهُ
إِنَّ الْبِلَادَ وَالْأَمْكَادَ بَوْمُهُ
سَفِينٌ عَلَى مَنْ مَاتَ وَتَبْعُهُ الشَّيْخُ
يَا صَاحِبَ الْبَيْتِ الْمُبَارَكِ تَرْبُهُ
يُؤَلِّمُ عَلَيْكَ اللَّهُ مَتَا لَا يَنْبَغِي
وَجَزَاكَ مَوْفُورًا يَلْبَسُ بَشِيرَانَهُ
فِي حَبَّةِ الْفَرْدِ وَمِنْ عِزِّكَ لَهَا
وَرِثَ الْخَلَافَةَ بَعْدَكَ عِبْدُ الْعَزِيزِ نَكَلُ شَيْءٍ فِي الشَّرِيعَةِ مَوْلَا
وَأَفْ صِدْقٍ وَالصِّدْقُ طَبْعُهُ
أَجْمَلُ بِهِ خَلْقًا وَأَوْضَحُ جَهْلُهُ
شَهْلُ الْعِظَامِ تَعْظِيْلُهُ وَكَمَالُهُ
يَسْتَبِي عَلَى سُنَنِ الْهَدْيِ وَيُرْكِهَا
وَإِذَا مَضَى شَطْرُ مِنَ اللَّيْلِ الْبَهِيمِ يَقُوْمُ فِيهِ لَبَنٌ يَرَاهُ وَيَرْجِعُ
وَيَلَاوَةُ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ فَرْكُهُ
وَتَوَارُكُهُ يَسْبِقُ بِطُولِ قَبْوَةٍ
وَيَنْتَبِهُ مَضْطَرِبًا وَيُصْبِحُ خَالِقًا
وَإِذَا رَأَيْتَ حِلَالَتَهُ وَدُعَاءَهُ
لَعَلَّكَ أَنْ اللَّهَ أَقْبَلَ عَبْدَهُ
وَيَحْضُرُ فَضْلُ اللَّهِ يَمْلِكُ نَفْسَهُ
يَأْتِي بِطَرَفِهِ وَرَدَهُ تَعْبَلُ
مَا دَامَتْ الشَّمْسُ الْمُنِيرَةُ تَطْلُعُ

ہوئے پر فرماتا ہے اور قت ابراہیم کی تہذیب اور خصوصیات سے اس کی کوئی کچھ نہیں۔

فانی رشتے

عزیز دوستو! آپ کی دوستیں ہیں ایک نسبت ہے اس وطن اور اس کی خاک سے اس کے مسائل، اس کی مصیبتوں اور ذاتی اغراض اور فانی عروج سے اس کی اللہ کے ایمان کوئی حقیقت نہیں، اور ایک نسبت ہے ابراہیم علیہ السلام سے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اللہ سے اور اسلام کے نسبت اللہ کو پیاری ہے اس کو بڑھاتے اور مضبوط کیجیے۔

دوستیں

عزیز دوستو! آپ کی دوستیں ہیں ایک نسبت ہے اس وطن اور اس کی خاک سے اس کے مسائل، اس کی مصیبتوں اور ذاتی اغراض اور فانی عروج سے اس کی اللہ کے ایمان کوئی حقیقت نہیں، اور ایک نسبت ہے ابراہیم علیہ السلام سے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اللہ سے اور اسلام کے نسبت اللہ کو پیاری ہے اس کو بڑھاتے اور مضبوط کیجیے۔

دین و دنیا بھم آمیز

آپ کو یقیناً اپنے ملک کا وفادار رہنا چاہیے۔ اپنی لیاقت اور قابلیت کا مکہ دانا پر اور قانون سازوں کے ذہن پر اور نئی نسل پر اور ساری دنیا پر بھٹانا چاہیے، اور اپنی قابلیت کا فرما کر دنیا چاہیے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح آپ کو بھی یہ کہنے کا حق ہے۔ اجنبی علیٰ خاکِ نبی الا حسن۔ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنا چاہیے۔ بس پھر جھٹلانے میں صلاحیت کا چھت کا لیا جائے گا پھر سے کام دنیا کی امانت کا آپ میں خیر معمولی ذہانت اور انصاف کا ایسا جذبہ رہنا چاہیے کہ آپ قانون بنائیں یہاں ملک کہ آپ کا ایک ایک فرد ایک ایک کے احصائی علی خلاف الاوص۔ حضرت یوسف نے جو کچھ کہ ان کا کوئی سفارش کرنے والا نہیں تھا، وہ ایک بیگانہ قوم کے فرد تھے لیکن آپ کا کچھ آپ کا اخلاق آپ کی دیانت، آپ کی ہمت، اس کی سفارش کرتی تھی۔

اے رہا کے مسلمانو! آپ میں سے ایک ایک فرد میں یہ قابلیت ہونی چاہیے کہ وہ ملک کے باشندوں سے اور برادران وطن سے خواہ وہ کسی مذہب کے پیرو ہوں کہ دین کے ابعظی علی خلاف الاوص۔ وزیر داخلہ صحت اور معدنیات کا کر دیکھو، وزیر داخلہ بنا کر دیکھو۔ آپ میں ایسی قابلیت ہونی چاہیے اور ملک کے اپنے فرض شناس، لائق تعلیم یافتہ رہنا چاہئے۔ کہ ہر طبقہ کے لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں اور مشکلات کا حل آپ سے سیکھیں۔ لیکن جہاں تک حقائق ہیں اور مقصود زندگی کا تعلق ہے، اس میں آپ ابراہیمی تہذیب کے پیرو رہئے۔ اپنے مقصود زندگی میں منفرد اور ممتاز رہئے اور اسی طرح ممتاز رہتے جیسے روشنی کا ستار

ہوتا ہے۔

مگان آباد سستی میں یقین مرد مسلمان بیابان کی شب تاریکی میں تھیلے کی تابانی آج ملک کو دھبہ ہے اس دنیا میں بیابانوں کی آس دنیا میں، بدکرداریوں، بے ایمانیوں کی دغا بازیوں کی آس دنیا میں اقربا فحاشی اور خیانت کے اس دور میں اپنی انفرادیت اپنا اعتبار اور اپنی خود گارڈ حیثیت قائم رکھنے، اور اپنے عقائد کے جبل الثیق کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

انتیازی نشان

بے شک کمزور اور کمزور، نہایتیں بڑھو اور سیکھو، ادب میں امتیاز پیدا کرو، مصنف بنو، شاعر بنو، ادیب بنو، بری زبان کے فاضل بنو، پروفیسر بنو، انجینئرز، سائنسٹ بنو، لیکن اس کے ساتھ انسانی خصوصیت اسی طرح آپ کے اندر روشن اور بھنی چاہیے جس طرح کہ پیشانی کا نور چمکاتے اور جس طرح دوسرے ملک کے لوگ آپ کے ملک میں پہچانے جاتے ہیں۔ آپ خود اپنے اندر امتیاز پیدا کیجیے تاکہ آپ اپنے ملک والوں میں پہچانے جائیں۔

نازک امانت

دوستو! خواتین آپ کو بڑی نازک امانت سپرد کی ہے۔ عرب کے لوگ اور وہ لوگ جو کہ عینہ میں رہتے ہیں ان کا اتنا بڑا امتحان نہیں کہ آپ کا بڑا امتحان ہے۔ ہمارے دور شام کے مسلمانوں کا کوئی امتحان نہیں۔ ان کے سامنے کوئی اور فلسفہ نہیں۔ ان کے سامنے کوئی دوسری دعوت نہیں، لیکن برما اور ہندوستان کے مسلمانوں کی قوت ایمانی کا بھی امتحان ہے اور ذہانت کا بھی، آپ کی قربت فیصلہ کا بھی امتحان ہے اور زندگی کی صلاحیت کا بھی۔ آپ کو ثابت کرنا ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ زندہ رہنے کے اہل ہیں یا نہیں۔ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ برمی خصوصیات اپنے اندر پوشی سے پیدا کیجئے۔ زبان سیکھئے، بچوں کو پڑھائیے، اپنا حصہ رسد حاصل کیجئے، ملک کے ایڈمنسٹریشن میں اپنے شاہان شان حصہ لیجئے، لیکن ساتھ ہی اپنے دماغی بھی رہو، مومن بھی رہو، توحید کا اعلان بھی کرتے رہو اور پیغام پہنچانے والے بھی بنو۔

آپ کا مقام متع کا نہیں، متعلقہ کا مقام نہیں۔ آپ کا مقام امام اور پیشوا کا مقام ہے آپ کا اس دین میں بیباکی باقی رہنا ضروری

کامیابی اور فیلے کا فیصلہ

ہمارے دوستو! تمہارا دنیا میں باقی رہنا، بچنا اور چھوٹنا، کامیاب ہونا، کمزور ہو کر طاقتور ہونا، مغلوب ہو کر غالب ہونا اللہ کے یہاں منحصر ہے اور اللہ کے یہاں ایک فیصلہ شدہ حقیقت ہے بطوریکہ آپ نے اپنے اندر وہ صفات پیدا کیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آتی ہے جس کی وجہ سے اللہ کی طرف سے پیار ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام خلیل ہے آؤد کے خدا جاتے تھے۔ دینا میں آج کون ہے وہ ان کے نام جانا ہو لیکن یہ ابراہیم اور ابراہیمی قیامت تک باقی رہے۔ اس لئے نہیں کہ حضرت ابراہیم ینونا یا بابل میں پھنسا ہوئے یا اس لئے نہیں کہ وہ لڑیاء ذہین اور خوبتر تھے بلکہ اس لئے کہ وہ قلب سلیم سے لے آئے تھے۔

مجموعیت کا راستہ

کامیابی کی شرط یہ ہے کہ ہم اللہ کے محبوب بنیں۔ اللہ کی محبوبیت کا راستہ مسکنت نہیں، سیاست نہیں، اقتصاد اور معاشی تعاون نہیں، تنظیم نہیں، جمہوریت پیدا کرنے کا راستہ عقلی ذہانت نہیں، جمہوریت پیدا کرنے کا راستہ یہ ہے کہ جمہوروں کی مشق اختیار کرو۔ جمہوروں کے خاندان میں داخل ہو جاؤ۔ ان کی تہذیب کرو اور جمہوریت کے مرکز بنو۔ اور میں اہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مشق اور تہذیب اختیار کرو، تب آپ اللہ کے محبوب بن سکتے ہیں۔

کے سارے مسائل حل ہو جائیں۔ روشن مستقبل اور اس کی پکی ضمانت

میں یہاں براہین آکر بہت غلط فہمی
مجھے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں
مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے۔ خدا کے فضل
سے وہ مشکلات بھی نہیں جو دوسرے ملکوں
میں رہنے والوں کو پیش آتی ہیں۔ وہ لغت
بھی نہیں جو بعض ملکوں میں پائی جاتی ہے
آپ اس ملک میں اطمینان سے رہتے لیکن
یہ ارادہ کر کے رہنے کہ آپ اللہ کے دین
کے داعی ہیں۔ تاکہ اللہ کی مدد آپ کے ساتھ
شامل ہو، اگر اللہ کی مدد آپ کے ساتھ شامل
رہی تو کوئی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔
مگر کوئی نہیں سکتا کبھی مرد مسلمان کو
اس کی فداؤں سے فاش نہیں کر سکتا۔
(آمال)

دنیا کے اس جگہ سے میں اگر انان کی
ضرورت ہے تو مؤذن کی بھی ضرورت ہے
اس جگہ سے میں صدائے توحید بلند کرنے کی
بھی ضرورت ہے، اس لئے آپ مؤذن بن کر
رہیے۔ اس نقاد خانہ میں مؤذن کی صدا بن
جائیے۔ اللہ اس صدا کی بھی حفاظت کرے
گا۔ اور اس صدا والے کی بھی حفاظت
فرمائیے گا۔

ہے اسی طرح ایمان بھی باقی رہے۔ توحید
بھی باقی رہے، کھ آہستہ آہستہ بھی باقی رہے۔
تمام بری باشندوں کے متعلق خدا کے یہاں
آپ سے سوال ہوگا کہ اللہ نے آپ کو
سیکڑوں برس اس ملک میں باقی رکھا لیکن
سنت ابراہیم کی دعوت اور آپ کا دین
کیوں آپ کے اندر محدود رہا، اس کو پھیلنا
اور وسیع ہونا چاہیے۔

آپ کہ اپنا عمل اس طرح پیش کرنا چاہیے
کہ بری جماعتیں کا دل آپ کی طرف کھینچے
زبان سے تبلیغ کے ساتھ ساتھ عمل بھی ایسا
ہونا چاہئے کہ دوسری قوموں پر اس کا اثر
ہو، آپ کا تاجر بازار میں بیٹھے جو معلوم ہو
کہ مسلمان تاجر ایسا ہوتا ہے اور دکان کو
شوق ہو کہ وہ آپ کے پاس آئیں۔

اسلام اور تلوار

اسلام کی تاریخ میں کبھی تلوار کی صورت
نظر نہیں آتی، کوئی لشکر کشی نہیں ہوئی
چین میں کوئی لشکر نہیں بھیجا گیا، افریقا
میں کوئی تلوار نہیں چلی۔ اسلام راست باز
سوداگروں اور خدا پرست صوفیوں کے ذریعے
پھیلا۔ آج کیوں اسلام نہیں پھیل رہا ہے۔
وجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر کدوڑی آگئی
ہے۔ ہم نے اپنی افواہیت کھو دی ہے۔
ہمارا تاجر دوسرے تاجروں سے الگ نہیں
ہوتا، ہمارے دوسرے ملازمین سے الگ نہیں
اور ہمارا بڑھا کھانا انسان دوسرے بڑے
کھائے انسانوں سے الگ نہیں، ہم کو تو ایسا
ممتاز ہونا چاہیے اور ہم میں ایسی بچان ہوئی
چاہئے۔ جیسے برسات میں رات کا دیا
ٹٹکاتا ہے یا اندھیری رات میں ستارے
چمکتے ہیں۔

کیمریکٹر کی تلوار

میرے دوست! آپ کو بہت کچھ کام
کرنا ہے، آپ کو اس ملک میں مجرب
بن کر رہنا چاہیے۔ آنکھوں کا تارا بن کر
رہنا چاہیے، اس طرح رہنا چاہیے کہ ملک
کے دتے دتے کو آپ سے اس پر حفاظت
کبھی آپ اس ملک سے جانے کا ارادہ کریں
تو یہاں کی خاک آپ کا دامن تمام لے۔ آپ
کے بھائی آپ کے راستے میں لمٹ
جائیں، مسلمان جانا رہتا ہے۔ عجیب بن
کر رہتا ہے۔ کسی قوم کے سر پر بردہ جتنی مسئلہ
ہو کہ رہنا مسلمان کی شان نہیں، اگر آپ
کے اندر اسلامی کیمریکٹر پیدا ہو جائے تو آپ

انحلال

ذیل میں ہم اُن ایجنٹ صاحبان کی فہرست
شائع کر رہے ہیں جو خدام العین کی خریداری کرتے
ہوئے لیکن رقم دینے کا بھی نام نہ لیا، ہم نے انہیں
میرے برداشت سے کام لیا لیکن جب مجھے دوسرے کو بھی
خبر کر دی اور ان صاحبان سے گزارش کی کہ کیا بھائی صاحب
ہو سکے ادا کر دیں لیکن انہوں نے آج تک ہمارے کسی وعدے
کو نہ خوراکا نہ سمجھا نہ ہم کو بعد والی ناجائز دین کے ساتھ
گوئی نہ فرما کر ہم پر لپے ہیں اس شہر کی سراسر زہر دانی ان
ہو رہے۔ ہاں اگر ان حالت نے اپنی رقم ادا کر دی تو کم از کم
ان کے نام کو شائع کر دیں گے تاکہ ان کی دکان کی
پیشانی پر نہ رہے (مشاق حسین بخاری پتھر)

- (۱) غلام عثمانی فکلف ضلع تھل پور ۵/۴/۸۵
- (۲) مرزا العتب بیگ صاحب سندھ ضلع لاہور ۸/۴/۸۵
- (۳) غلام حسین صاحب لاہور ضلع ضلع لاہور ۱۱/۵/۸۵
- (۴) محمد اسلم صاحب کاٹھور ضلع جیکب آباد ۱۹/۴/۸۵ (۵) محمد
صاحب کک ضلع کوٹ ۲۶/۴/۸۵ (۶) فرید زید شیر شاہ کک
۳۴/۴/۸۵ (۷) شہت فرزند محمد ضلع لاہور ۱۴/۴/۸۵ (۸) شاہ
رکھا صاحب نیان پور ضلع میان ۳۴/۴/۸۵ (۹) عبدالغنی صاحب
صاحب پورٹ ٹنٹن ضلع جیکب آباد ۱۴/۴/۸۵ (۱۰) شاہ
کی صاحب لاہور ضلع لاہور ۱۴/۴/۸۵ (۱۱) احمد صاحب
خند میر ککٹ ڈاؤن لاہور ۱۴/۴/۸۵

ابن ماجہ شریف

— ادھی قیمت میں —

حدیث کی مشہور و معروف کتاب سنن
ابن ماجہ شریف مترجم اردو کمال ۱۲ روپے
رہا سنی ۲۰۱۲ کے لئے ۶ روپے خصوصاً ملک
ایک روپے کل ۷ روپے۔ پیشگی بیچ کر آج
ہی طلب فرمائیے۔

مولانا قاری عبدالغفار

اسامہ محمدی مسجد

آئیں سری میدان ۷ فیس روڈ کو کراچی

فون نمبر ۵۳۷۸۹

غنیۃ الطالبین

— مترجم —

— ادھی قیمت میں —

محمد بن حنفیہ سنن ابن ماجہ عبدالغفار بخاری
کی مشہور آفاق

غنیۃ الطالبین مع قروح الغیب مترجم

عقرب الکریم
دو جلدوں میں کمال، دوسرا ایڈیشن اصل
قیمت ۲۴ روپے
صرف دو ماہ کے لئے رہا سنی قیمت ۱۲ روپے
خصوصاً ملک ۲ روپے کل ۱۴ روپے۔
پیشگی بیچ کر طلب کیجیے۔

شیخ محمد عمران آئیں سری میدان

فون نمبر ۵۳۷۸۹

ترتیب اولاد

فتاویٰ فیوض الرحمن
مکتبہ حافظ حبیبیاء
ہزارچ

ترتیب اسلام نے جس طرح اولاد پر ان باپ کے حقوق مقرر کیے ہیں انہی طرح ان باپ پر بھی اولاد کے کچھ حقوق رکھے ہیں، جہاں تک ان کے کھلانے اور پالنے کا تعلق ہے اس سے کون واقف نہیں۔ اس لئے اس کے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ

اولاد کے اس حق کا احساس پہلے غری اور طبی طور پر بھی ہے ہاں اولاد کے جس حق کی ادائیگی میں ہم سے عموماً غفلت اور کوتاہی ہوتی ہے، وہ ان کی دینی اور اخلاقی تربیت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے کہ اپنی اولاد اور اہل و عیال کی تربیت اور نگہبانی اس طرح کریں کہ ان کی آخری زندگی

کردہ فقیر کے مطابق اگر والدین نے اپنی اولاد کو راہ راست پر لانے کی سعی و کوشش نہ کی تو اولاد ماں باپ کو قیامت کے دن اپنے ہمراہ رہنے کا جہیز قرار دے گی۔ قرآن کریم کی یہ آیت اس پر شاہد ہے: **وَمَا يَذْكُرُ لَكُمْ وَلَوْلَا فَتَرَكُوهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَقْرَبُونَ**

۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کے شمارہ میں معنون بالا کے تحت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ کے مضمون میں ان الفاظ درج تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اقدس جسم نور تھا۔ ان الفاظ پر بعض محقق نے خبط کے ذریعہ یہ اعتراضات فرمائے ہیں کہ ایسا کتنا مسک اہل سنت والجماعت کے مطابق نہیں، ولیدیت کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ضروری ہوا کہ ان کرم قرائن کے جواب میں چند سطور غلط فہمی کے انارے کے طور پر سرچر کر دی جائیں۔

یہ بات روز روشن کی واضح ہے کہ ہمارے اکابر حضرت ولید رحمہ اللہ علیہم اجماع سے جو صحیح معنوں میں اہل سنت والجماعت کے علمبردار اور ما انا علیہم واماہی کے مسک پرستی کے کارندہ تھے، ان کے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرزند کہا جائے، معنی کہ وہ ہدایت کا نور تھے اور ان کے وجود پر نور کے باعث شرک، کفر، بدعات اور مباحی کے کھٹا ٹوپ اندھیرے کا نور ہو گئے قطعی طور پر درست ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی مشہور تصنیف شمع اللمعات فی ذکر اہل البیت الحبیب کی پہلی فصل کی ابتداء ہی فرمادی ہے کہ بیان سے کی ہے۔ (ملاحظہ ہو ص ۱۰) **وَأَمَّا نَسْنَا فَأُولَٰئِكَ تَتَرَكُوا فِيهَا نُحُورًا** (سورہ بنی اسرائیل) **وَمَا يَذْكُرُ لَكُمْ وَلَوْلَا فَتَرَكُوهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَقْرَبُونَ** (سورہ بنی اسرائیل) **وَمَا يَذْكُرُ لَكُمْ وَلَوْلَا فَتَرَكُوهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَقْرَبُونَ** (سورہ بنی اسرائیل) **وَمَا يَذْكُرُ لَكُمْ وَلَوْلَا فَتَرَكُوهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَقْرَبُونَ** (سورہ بنی اسرائیل)

کامیاب بن جاتے اور وہ مرنے کے بعد جہنم میں نہ جائیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَبَاهًا** ترجمہ: اے مومن! اپنے آپ کو اور اپنی آل اولاد کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

حاشیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی: تحریر فرماتے ہیں تہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی راہ پر لائے، سمجھا کر، ڈرا کر، پیار سے، اور جس طرح ہو سکے دیندار بنانے کی کوشش کرے۔ اس پر بھی اگر وہ راہ راست پر نہ آئیں تو ان کی کم نگرانی سے بے حد ضرر ہے۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بیان

وَأَمَّا نَسْنَا فَأُولَٰئِكَ تَتَرَكُوا فِيهَا نُحُورًا (سورہ احزاب) ترجمہ: جس دین ان کے منہ آگ میں اٹھ دیتے جائیں گے کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ اور رسول کا کمانا جہنم اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کمانا۔ سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب! انہیں دگ عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

ترجمہ شیخ التیسر حضرت مولانا اسماعیل صاحب خانہ کے سردار اور کچھ کے بڑے آدمی مثلاً باپ، دادا وغیرہ ہوں گے حامل یہ کہ اپنے اہل و عیال کو دوزخ الٹی پر

پہنچانے والا صحیح بلاست نہ بنانے کے باعث اپنی آل اولاد کی اس شکایت کا باعث بن جائے گا اور وہ حق تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ان پر لعنت ہو (اللہ تعالیٰ بخیرنا منہم) اولاد کی بھی تربیت کی فضیلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمائی ہے: باپ کی طرف سے اولاد کے لئے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے بعض لوگوں کو اپنی اولاد میں لوگوں سے زیادہ محبت اور دیکھی ہوتی ہے اور پھر ان کی کورہ بوجھ سمجھتے ہیں اور اس واسطے ان کی بوجھری اور تربیت میں کوتاہی کرتے ہیں، ان کی تربیت کا خاص خیال نہیں کیا جاتا، حالانکہ ان کی تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے

اسلام میں لوگوں کی اچھی تربیت کی ضرورت سے تاکید کی گئی ہے اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص کی بیٹیاں یا بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرے اور ان کو اچھی تربیت دے اور (ملاحظہ ہو ص ۱۰) ان کی شادی کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے گا۔ سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اپنے خرائض سے بھی عمدہ برآ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر استقامت دے آمین یا اللہ العالیین۔

سہ ماہی خریدار متوجہ ہوں
تین ماہ کا چندہ بھیجے والے صاحبان اپنے اپنے خریداری غیر خود سے فوٹ فرمائیں کیونکہ پرانے خریداری غیر خود سے فوٹ فرمائی گئے تھے ہیں۔

بیتہ والدین کی خدمت اطاعت

عرض اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کو اپنی وصیت ٹھہرایا ہے جس سے ان کے ساتھ احسان کے بابے میں کمال درجہ کی تاکید ثابت ہوتی ہے ان کی اطاعت کو اولاد پر واجب ٹھہرایا ہے نیز یہ تمام آیات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ماں باپ کی اطاعت سے کسی امر میں سرتابی و نفاق نہیں کرنی چاہئے۔ اور کسی حالت میں بھی ان کا دل نہیں دکھانا چاہئے۔

ارشادات نبویؐ

مسلم نے ابویہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی انک محبی میں سے یعنی وہ ذیل و خوار ہو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا: اُس کی جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو جرح یا کفر کی حالت میں پایا اور پھر اُس نے ان کی خدمت نہ کی۔ شیخین نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قرآن میں میں کہہ چکا کہ (یعنی ان کی خدمت کر) کہ اس کا ثواب جہاد سے زیادہ ہے۔ تفسیر نے انہیں محمد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی خوشدہی ماں باپ کی خوشدہی میں ہے اور ان کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔

مترحم حضرت!

اس دور میں اکثر والدین اولاد کی نافرمانی کا رونا روئے ہیں اور بچوں کی سرتابیوں سے ان کا دل بے چین ہے۔ آج ہی کا واقعہ ہے کہ میں گھر سے مسجد کی سمت آ رہا تھا کہ راستے میں ایک مافی نے مجھے کھڑکے کے زبردستی اپنی دام کمانی سنا ڈالی اور جس کے باعث مجھے یہ تقریر کرنا پڑی۔ وہ بھی اپنی اولاد سے شافی اور نالائقی۔ لیکن یاد رکھیے میں یہی عرض کروں گا کہ

اے باوجود ایسا ہمہ آوردہ کست

یہ تمام باتیں آپ ہی کی لائی ہوئی ہیں۔ اگر آپ نے انہیں بچپن میں اسلام کی تعلیم دی ہوئی۔ قال اللہ اور قال الرسول کی روح پرور اور مبارک صدیق ان کے کالوں میں چڑی ہوئی۔ ان کی تربیت اسلامی ماحول میں ہوئی ہوئی اور وہ اسلامی سانچے میں ڈھل کر نکلے ہوئے تو یقیناً یہ حالت نہ ہوتی۔ اس سے باطل مختلف ہوتی۔ انہیں جب اس بات کا علم اور علم کے ساتھ یہ احساس ہوتا کہ والدین کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے اور ان کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے تو کیسے جھڑکتا تھا کہ خدا پر یقین رکھنے والے خدا کی خلافی میں رہ کر احکام اسلامی سے روگردانی کرتے اور ماں باپ کی نافرمانی اختیار کرتے۔ انہیں قرأت کئے کی بھی مجال نہ ہوتی اور پھر ماں باپ کی شکایت کا موقع بھی نہ ملتا۔ لیکن آج کل انگریزی تعلیم تو دلو دی جاتی ہے اور اسی کو مسلمان منہ تائے کمال سمجھے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ سب کچھ بچوں کو بے بہرہ رکھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ بے راہ ہدی اور نافرمانی ہے۔ یاد رکھیے ہمارا دعوئی ہے کہ اگر والدین اپنے فرض کا احساس کریں، جس طرح انہیں اپنے حقوق کا خیال ہے اسی طرح اولاد کے حقوق کا بھی ساتھ ساتھ خیال کریں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا اسلامی نقطہ بنیاد کر کے اپنے بچوں کی پرورش قرآن و سنت کی روشنی میں خلافی پرکھ کر کے تحت کریں تو یقیناً زمین آسمان بن سکتی ہے۔ اور قوم میں بے شمار خاندان محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی جیسے اوصاف رکھنے والے فرزندان اسلام پیدا ہو سکتے ہیں۔ پھر نہ اولاد کو ماں باپ سے شکایت ہوگی اور نہ ماں باپ کو اولاد کی خواہشوں، کمزوریوں، جھگڑے، فساد، بربادی اور نافرمانیوں سے کوئی گلہ ہوگا۔

قوی لیڈروں کی خدمت میں

اے بزرگانِ حرم! قوم کی اصلاح و ترقی کی رٹ لگانے والا امت مسلمہ کی تباہی و بربادی پر آنسو بہانے حلقہ اور کشتی امت کے ناخدا! آج اس بات کی کوشش بھی کرو کہ ہمارے گھر اسلامی ملہ سے اور اسکول میں چاہیں، جمعیت و محبت الہی کا دور دورہ ہو مرد ملت اور بچے سب اسلامی تمدن و معاشرت کے سانچے میں ڈھل جائیں گھروں

سے قرآن پاک کی صدا آئے اور بنی نسلوں کو ایسی ماؤں کی گود اور والدین کی تربیتی و تعلیم و تربیت میسر آئے کہ گھروں سے بچے اسلامی علم و عمل کے رنگ میں ڈوبے ہوئے نکلیں اور وہ دنیا کے سامنے اسلام کا جلی نمونہ پیش کریں۔

کاش! ایک شہر میں ہی یہ کوشش کامیاب ہو جائے اور دنیا اسلام کا بھاری کشتی!

آفتابِ نبوتؐ

اور نہ خوف ہی اصل اسے نفرت آئیں گے مطلب صاف ظاہر ہے کہ کتاب اللہ ہدایت کا وہ نور ہے جس کی انعامات کی بدولت کفر و شرک کے بادل چھٹ گئے اور لوگوں کے معصیت زدہ سیاہ قلب نور ایمان سے منور ہو گئے۔ اسی طرح عام طور پر عقل کو بھی نور کھ دیا جاتا ہے۔ اور بینائی کو بھی آنکھوں کے نور سے موسوم کیسے ہیں۔

لیکن یہ تصور یا عقیدہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور کا حصہ ہیں یا خدا کی ذات میں سے جدا کئے گئے ہیں اور اس کے پردہ میں بشریت کا انکار ہے قرآن حکیم کی نص صحت سے ثابت ہے مسک اہل سنت والجماعت کیا اسلام اور قرآن عزیز کے بھی مرجع خلاف ہے۔

کَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ ذَٰلِكَ يَكُنَّ لَكَ دَلِيلًا

حمیا اور نہ اس نے کسی کو تباہ کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ چونکہ خدا کی ساری مخلوق میں آپ سب سے اعلیٰ سب سے افضل اور بے نظیر ہیں اور نوری اور خدائی تمام کے تمام مخلوق قدوس کی مخلوق ہیں اس لیے حضورؐ سید الانور بھی ہیں اور سید البشر بھی۔ لیکن ہیں بھال نوع بشر سے۔ مگر اس قسم کے بشر کہ کائنات نے نہ آپ سے قبل ایسا کوئی بشر دیکھا نہ بعد میں کوئی ایسا ہوگا۔ اس اعتبار سے کہا جاسکتا ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر قریب ہوگا، اسی قدر مقام بشریت سے قریب تر ہوگا اور جو حضورؐ سے جس قدر دور ہوگا وہ مقام بشریت سے بھی اسی قدر دور تر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ! ہمیں قرآن عزیز اور مسک حقہ اہل سنت والجماعت کا صحیح دستور عطا فرمائے اور ہر بلا و دھجہ کی نزع سے محفوظ رکھے۔ آمین

استفسار

فتویٰ اور تقویٰ

محمد امین حبیب ماسٹر میٹل جیل لاهور
گرمی کے ایک بے بد و پر اثر ڈاکٹر
ڈاکٹر کے میرے گھر آیا۔ میں نے دیکھا تو
وہ پینے میں شرا بہر تھا میں نے چاہا کہ اسے
شریت پاؤں، ہر چند میں نے کشش کی مگر وہ
صاحب نہ مانے بلکہ مجھے ایک سبق چھانٹے۔
جو بڑا ایمان افزہ ہے۔ وہ کہنے لگے آپ کو معلوم
ہو گا کہ ایک دفعہ اللہ کسی مقرر سے قرض لینے لگے
اور مقرر کی دیوار کے سامنے میں کھڑے نہ
ہوئے۔ تاکہ مقرر سے فائدہ اٹھانے کا شائبہ
نہ ہو۔ انہوں نے یہ مثال پیش کرنے کے بعد
صوت اٹھا کر کہہ پھینکا میرا فرض ہے۔ آپ
مجھے سنبھلایا یا نہ شربت ملا کر شرمندہ نہ کریں۔
اللہ اللہ! اللہ دے اور خود بے کمانی مٹانے
والے کی زندگی کتنی سبق آموز ہے۔ حالانکہ
پانی پی لینے میں کوئی گناہ نہیں تھا

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن
حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب اوز نے اسی
قسم کا واقعہ حضرت لاهوری کے متعلق سنایا
آپ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ والد صاحب حضرت
لاہوری کے ہمراہ چ کر گیا۔ مجھے ذاتی طور پر
ایک کھڑکی کی ضرورت تھی جو میں نے کہ منفق
سے خریدنا چاہی۔ لیکن جب حضرت کو علم ہوا تو
مجھے روک دیا اور فرمایا کہ اگرچہ ضرورت کے لحاظ
سے گناہ نہیں لیکن تقویٰ کے خلاف ہے، کیونکہ لوگوں
نے سچ کو گوارا کر ڈھیلہ بنالیا ہے۔ لہذا کھڑکی
نہیں خریدنی چاہیے چنانچہ میں نے ان کے حکم کی تعمیل
کی اور کھڑکی خریدی۔ واپسی پر کھڑکی سے آپ نے خود
بہترین کھڑی خرید کر مجھے نصیب فرمادی
حضرت امام المصطفیٰ کرپڑے کے بہت
بڑے تاجر تھے۔ ایک دفعہ آپ کے کارندے
نے ایک ناقص تھان پوری قیمت پر فروخت
کر دیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے ملک
کی تلاش شروع کر دی۔ جب ملک نہ ملا۔
تو اس دن کی ساری فروخت خدا کی راہ میں
نذر کر دی۔ اسی طرح ایک دن آپ دنیا
کی عزت چاہتے تھے۔ کسی نے جانے کی وجہ
دراخت کی تو فرمایا کہ پھرے کی معمولی پلیدی
دھوئے جا رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا کہ
حضرت آپ نے اتنا پیار لیا ہے کہ تو خریدنے
دے رکھا ہے کہ نماز ہو جاتی ہے اس پر آپ
نے فرمایا:

”وہ میرا فخری تھا اور یہ میرا تقویٰ ہے۔
ایک اور دفعہ اللہ کے فضل لکھا ہے کہ وہ
کرپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے۔ ایک دن

یا نساء اللہ لستن کاحدا من النساء ۱۲
انفیتن فلا تمضعن بالنقول فیطیع اللہ الذی
فی قلبہ صریح دخلن فحولا محدودا۔
پیغمبر کی بیوی تم دوسری عام عورتوں کی طرح نہیں
ہو اگر تم پریر کا عورت بننا چاہتی ہو
تو دوسروں سے نرم اور دلکش پہر اختیار
نہ کرو، ورنہ جن لوگوں کے دل تمہیں ہیں۔ ان
کو تم سے غلط توقعات وابستہ کرنے پڑیں
گئے لفظ تمہیں سادھی باتیں کر دو۔ دوسرے
ایک مقام پر عام مسلمان کو یہ سمجھایا
ہوا رہا ہے واذا سأل لثوھن متاعا فاسألھن
من دواء حجاب الایۃ اگر تم کو حضور
کی ازدواج مہلات سے کوئی چیز مانگی پڑے
تو پردے کے پیچھے مانگ لیا کرو۔ یہی
وجہ ہے، کہ دینی مسائل اور دینی ضروریات
دو دن میں احباب المؤمنین کی طرف آتے
رجوع میں پہلے آتی ہے۔ اور کسی نے اس
پر تنقید نہیں کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
وقت ضرورت حجاب شرعی کی رعایت کرتے
ہوئے۔ عورتوں اور مردوں کو آپس میں
باتیں کرنے اور ایک دوسرے کے آواز
سننے کی شرعاً ممانعت نہیں۔ جبکہ یہ آواز
اور جائز یا ضروری کاموں کے لئے بائیں
کی جا رہی ہوں، اسی طرح ضمنی شہوات
اور ضمنی جذبات پیدا ہونے کا بھی خطو نہ
ہو۔ لیکن آج کل ریڈیو وغیرہ پر عورتوں کی
جو آوازیں سنائی جاتی ہیں وہ کسی طرح شریعت
کے موافق نہیں ہیں لہذا وہ ناجائز ہی ہونی چاہئیں۔
کیونکہ ایمان نام ہے دل سے
خدا کی شریعت کے احکام کو قبول کرنے کا مان
لینے کا اور اسلام نام ہے ان احکام پر
عمل کرنے کا تو جب اس آخری وجہ نعمت
میں انسان کے دل سے گناہوں کی ممانعت
کے ساتھ ان کی قیامت اور برائی بھی
نکل گئی۔ اور عبادات شرعیہ کو کھینچنے کے
بجائے برا سمجھنے لگا تو ایمان اور اسلام
کی حقیقت ہی اس کے دل اور عمل میں
باقی نہ رہی تو مؤمن اور مسلم کیسے رہے گا۔
الحمد للہ حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب
مفتی دارالعلوم تھانہ کوثرہ شیک

سوال علی ریڈیو وغیرہ پر عورت کی جو آواز سنائی جاتی ہے
اس کا شرعی حکم کیا ہے آیا یہ جائز ہے یا
ناجائز۔

الجواب

جواب علی ریڈیو وغیرہ پر عورت کی جو آواز سنائی جاتی ہے
ہے جیسا کہ آج کے دور میں عام طور پر
معمول ہے یہ ناجائز نہیں، بلکہ ممنوع ہے خواہ
یہ آواز گانے کی شکل میں ہو یا عورت
کوئی تقریر یا تلاوت کر رہی ہو۔ اس کی
وجہ یہ ہے کہ شریعت نے عورت کے لئے
آواز اٹھانے کی ممانعت کر رکھی ہے کیونکہ
اس سے ضمنی خواہشات اور ضمنی جذبات
میں تیرمعلیٰ ہیمان پیدا ہو کر موجب فتنہ
اور ذلیلہ زنا بن جاتا ہے تو جس طرح
کہ فتنہ اور لمس و تقبیل صحت اس وجہ
سے شرعاً حرام اور ناجائز ہیں کہ یہ
افعال ذلیلہ زنا ہونے کی وجہ سے
موجب فتنہ ہیں تو عورت کا آواز اٹھانا
بھی موجب فتنہ ہونے کی وجہ سے حرام
اور ناجائز ہوگا۔ بالخصوص جبکہ وہ آواز
ناچ گانے کی شکل میں سنائی جائے یا
آواز اٹھائی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے فقہاء
نے صریح طور پر یہ کہا کہ دفع الصوت
للنساء حرام، اسی اصول کے تحت
انہوں نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ
عورت کے لئے آذان دینا مکروہ اور
ممنوع ہے۔ کچھ کے موقع پر تقریر بھی
دوسرے نہیں پڑھ سکتی۔ قرآن کی تلاوت
بھی بیکار بلند اس کے لئے مکروہ اور
ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ہاں اگر دوسرے
کی ضروریات کے لئے عین دین کی ضرورت
پیش آئے یا دین کے مسائل سمجھنے اور
سمجھانے کے لئے جواب شرعی کے ساتھ
ایسی مرد عورت آپس میں ضرورت کی
حد تک ایسی باتیں کریں۔ جن سے ضمنی
خواہشات اور ضمنی جذبات میں، ہیمان پیدا نہ
ہو سکتا ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں،
احباب المؤمنین کے بارے میں قرآن کریم
میں ایک مقام پر یہ ارشاد موجود ہے:

(۱۶) حضرت علامہ خالد محمود صاحب

(۱۷) محمد بخش پشوت خان -

بشیر احمد

سیکرٹری انجمن اہل سنت و الجماعت شیخ پورہ

طبرہ فقیر العزیز علی کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ کو ہر طور پر پایا ہے۔ ایک نامور عالم دین شریف اسے میں حضرت مولانا میراٹہ نور علی خان پورہ خاں صاحب مدینہ دینی اور قاسم علی

انجمن اہل سنت والجماعت شیخ پورہ

کے زیر اہتمام

تبلیغی کانفرنس

انجمن اہل سنت والجماعت (ریجنل) شیخ پورہ کے زیر اہتمام مسودہ تبلیغی کانفرنس کو روز ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۹۲ء بروز جمعہ، اتوار اور بدھ کو شیخ پورہ میں منعقد ہو رہی ہے جس سے مندرجہ ذیل اصحاب خطاب فرمائیں گے۔

(۱) حضرت مولانا قاری محمد صلیب صاحب، منترہ دارالعلوم دیوبند۔

(۲) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب، تھانوی کراچی۔

(۳) حضرت مولانا غلام کوٹ بھارتی

(۴) حضرت مولانا محمد علی مال اندھری

(۵) حضرت مولانا قاضی احسان احمد شیخ آبادی

(۶) جناب آغا خوش کاٹھیری، تدبیر چان لاہور

(۷) حضرت مولانا لال سین اختر

(۸) حضرت مولانا عبد اللہ نور صاحب خدام الدین لاہور

(۹) حضرت مولانا سر سراز احمد خاں

(۱۰) مولانا امیر الدین عبد اللہ آبادی

(۱۱) مولانا منظور احمد نارووال

(۱۲) مولانا اجمل خاں صاحب

(۱۳) مولانا بشیر احمد ٹھٹھاری

(۱۴) جناب امین گیلانی

(۱۵) جناب سائیں حیات پسروری

نماز پڑھنے کے لیے گئے تو انہیں کبھی غیر حاضری میں ان کی دکان سے ایک عرب گاہک دوسو دینار کا پاس اپنی خوشی سے چار سو دینار میں لے گیا۔ جب واپسی پر اس بزرگ کو علم ہوا تو وہ پہلے تو اپنے گاہک سے کھٹا ہوئے اور پھر گاہک کی تلاش شروع کر دی۔ چنانچہ بڑی تلاش کے بعد اس عربی گاہک کو واپس لائے اور اسے دوسو دینار واپس کئے۔ ہر ہند گاہک نے امر کیا کہ اس نے زائد رقم حتم پسندیدگی کی وجہ سے دی ہے اور اس نے یہ جانتے ہوئے بڑی خوشی خاطر دی ہے کہ پاس کی اصل قیمت دو سو دینار ہے۔ لیکن وہ اللہ دے نہ مانے اور آخر کار اس کو دوسو دینار واپس کر ہی دیئے آپ نے فرمایا کہ تقویٰ کے یہی خلاف ہے کہ ہم ناوجب حاصل کریں۔

ناظرین! کام، تقویٰ اور تقویٰ کے نازک فرق کا خود اندازہ لگائیں۔ تقویٰ تو دیکھ رہے تو تقویٰ کے معیار پر بھی پورے یقین آتے۔ اس دورے چھٹی رسالہ کے وہ الفاظ اس وقت بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں کہ شربت یا ٹھنڈے پانی کی ضرورت نہیں خط پہنچانا میرا فرض ہے۔ کتنی ملکہ اور ایمان افزو بات ہے۔ خدائے تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فرائض کی صحیح بجا آوری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسکول ٹاٹ

ہمارے ہاں

تقسیم کے ٹاٹ (MAT) خاص سیرٹ، منج، کس ایچ وغیرہ مختلف ٹرینرز دیپالاش مطلوب تیار کئے جاتے ہیں۔

ٹاٹ خریدتے وقت مندرجہ ذیل پر توجہ دے لیں۔

یاد رکھیں۔

حساب، اعلیٰ نمونہ جات ٹاٹ بہتر

نرخ پیش کئے جاسکتے ہیں۔

قریبی سٹریٹنگ سپلائی

۱۳۔ اے جمال روڈ منٹگری

تادرو نایاب کتب

- ۱۳۔ تفسیر طبری، ای جریہ جلد مصری - ۴۵۰/- روپے
- ۱۴۔ تفسیر جامع شرح مطہر امام اہل سنت مصری - ۱۶۰/-
- ۱۵۔ جامع و اعلیٰ جلد مصری - ۲۲۰/-
- ۱۶۔ تفسیر اربع مصری - ۲۲۰/-
- ۱۷۔ فتح القدر شرح چار مصری - ۲۰۰/-
- ۱۸۔ اصحاب فی تفسیر صحابہ مصری استیعاب - ۱۱۰/-
- ۱۹۔ فتح الشام مصری - ۱۲۰/-
- ۲۰۔ حیات الخوان مصری - ۳۵۰/-
- ۲۱۔ الیہ والہام مصری - ۴۰۰/-
- ۲۲۔ ادب الکاتب مصری - ۲۰/-
- ۲۳۔ تقریر رداۃ الخلق مصری - ۵۰/-
- ۲۴۔ تاریخ الکامل ابن اثیر - ۲۰۰/-
- ۲۵۔ البیان التبینی مصری - ۵۰/-

- ۱۔ بہشتی زیور دیو - ۱۲۰/- روپے
- ۲۔ مخدوی شریف تمبید دیوبند - ۲۵۰/-
- ۳۔ بخاری شریف رشیدیہ دہلی - ۵۰/-
- ۴۔ مسلم شریف رشیدیہ دہلی - ۴۰۰/-
- ۵۔ جلیہ اولین تمبید دیوبند - ۲۵۰/-
- ۶۔ جلیہ آخرین رشیدیہ دہلی - ۲۵۰/-
- ۷۔ مشکوٰۃ رشیدیہ - ۱۶۰/-
- ۸۔ تفسیر ابن کثیر جلد مصری - ۸۰/-
- ۹۔ تفسیر خازن مطہر مصری جلد - ۸۰/-
- ۱۰۔ اصحابہ اکرام الدین مصری - ۶۵۰/-
- ۱۱۔ تقریر اثنی عشر سید الدین القضا - ۱۵۰/-
- ۱۲۔ تفسیر خازن مطہر دیوبند - ۸۰/-

تاجدروں کے خاص رعایت

مکستہ شریعت علمیہ خیر المدارس، ملتان

ہدیہ روس اور مغربی ممالک

مغربی جمہوریت کا بت بھی پاش پاس ہو جاتے اور اشتراکیت کی دیوی بھی پیوند زمین ہو کر رہے۔

ہماری دیانتدارانہ راستے یہ ہے کہ دفاعی معاہدات کئے جائیں یا باہمی تعاون و خاصہ کی راہیں کھولی جائیں۔ ہمیں اپنے مفاد کو بہر حال عزیز رکھنا چاہیے اور یہ کوئی دشمنی چھپی بات نہیں کہ مشرق وسطیٰ میں تمام خوابوں، لائسنسیت اور اشتراک کی بڑ مغربی استعمار سے اور یہ مغربیت کی ریشہ دہانیوں کا لازمی دھمک ہے کہ وہاں روسی قوت کا مغربیت بھی پاؤں پھیلا رہا ہے۔

اللہ عزوجل تمام ممالک اسلامیہ کو سر جوڑ کر بیٹھے اور موجودہ نزاعات کے نتائج پر غور کرے اور ان سے عمدہ برآ ہوئے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شیر محمد

حضرت مولانا محمد نوری علی صاحب مدظلہ کے والدین ۲۱ مارچ کو خطاب فرما رہے ہیں۔ عبدالحی عابد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

انوار سے تعبیر شدہ
مکتبہ اہل بیت اسلام
کے لئے ایانے کا واقعہ

عمرہ نے گھر شہادت پڑھا اور مشرف
بہ اسلام ہوئے۔

حضرت عمرہ کے ایمان لانے کے
بعد اسلام کو کافی ترقی ہوئی جیسا کہ حضرت
عمران بن صعصعہ فرماتے ہیں کہ پیسے ہم
چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے آپ کے
مسلمان ہونے کے بعد ہم نے بیت اللہ
شریف میں نماز پڑھنا شروع کی اور جب
کفار نے یہ خبر سنی تو بولے کہ مسلمان
نے آج ہم سے بدلے لے لیا۔ حضور کی
برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام
جیسی دولت عظمیٰ سے مالا مال فرمایا۔

پھر ہمیں بھی اسلام کی خاطر جتنی بھی
تکلیفیں دی جائیں ایمان و اسلام کو ہفتہ
سے جانے نہیں دینا چاہیے جیسا کہ حضرت
عمرہ کی بہن نے اسلام کی خاطر تکلیف برداشت
کی۔ مگر اسلام کو نہ چھوڑا؟

ارزو

سرم دوز سے نہ لیں و گھر سے
مجھ کو یارت نکالو بھڑکے
فقر و مستی کی سلطنت دے کر
ہم فقیروں کو بادشاہ کر دے
میرے اللہ! میری رگ رگ میں
علم و عرفان کی بجلیاں بھر دے
وہ زبان دے جو تیرا ذکر کرے
جو جھکے تیرے در پر وہ سر دے
عشق کے راز کھول دے دل پر
میرے سینے کو نور سے بھر دے
میرے مالک مرے گت ہوں پر
اپنی رحمت کے ڈال دے پرے
عقل کے دار سے بچا لیکن
عشق کا درد زندگی بھر دے

بے عمل ہے تیرا لیر وانی
اس کو ایمان آتش کرے

عبد اللہ یزدانی
ڈیرہ اسماعیل خان

لے آگے بڑھے اور بہن چڑھانے کے
لے آگے بڑھیں ان کو بھی اتنی مارا کہ
تمام جسم خون خون ہو گیا اسی حالت میں
بہن کے منہ سے یہ الفاظ نکلے " عمر
تم جو کچھ کر سکتے ہو ہر گز نہ لیکن اب
اسلام ہمارے دلوں سے کبھی نہیں نکل
سکتا۔ ان الفاظ سے حضرت عمرہ کے
دل پر گہرا اثر ہوا بہن کو دیکھا کہ اس
حال میں بھی اسلام کا نام لے رہی
ہے پانچواں دل میں رقت پیدا ہوئی
تو بولے تم لوگ جو پڑھ رہے
تھے مجھے بھی سناؤ، چنانچہ بہن
نے قرآن مجید پڑھ کر سنایا جس سے
اس کے دل پر بے حد اثر ہوا اور
آپ نے مسلمان ہونے کا ارادہ کر
لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر
فرمائی پھر آپ حضور کی خدمت میں حاضر
دینے کے لئے گئے۔ اُن دنوں حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے چھپ
کر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

اس دن آپ حضرت ارقمہ کے گھر
میں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے اور
آپ کے ساتھ اور صحابہ کرام بھی تھے۔
حضرت عمرہ وہاں پہنچے اور دروازے
پر دستک دی آپ کے پاس تلوار بھی
تھی، دوسرے صحابیوں نے جب دیکھا تو
ڈرے اور بولے کہ عمر آئے ہیں، ان
میں سے ایک صحابی نے کہا کہ اگر نیک
ارادے سے آیا ہے تو شیک ہے ورنہ
اسی کی تلوار ہوگی اور اسی کی گردن
ہوگی۔ حضور نے دروازہ کھولنے کی
اجازت فرمائی اور آپ جب داخل ہوئے
تو حضور نے آپ کا دامن پکڑ کر فرمایا
"مگر تم کس ارادے سے آتے ہو؟"
حضور کی پڑھنا آواز سے آپ پکچھائے
اور فرمایا کہ مسلمان ہونے کے لئے حاضر ہوا
ہوں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ اکبر کہا اور باقی تمام صحابہوں نے
بھی نعرہ شہید کی صدا بلند کی پھر حضرت

مزید! آج ہم نہیں مسلمانوں کے دوسرے غیظ
حضرت عمرہ کے ایمان لانے کا واقعہ سناتے ہیں۔
جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی،
کہ اے ایماندار مسلمانوں کو میرا اہل بیت کے
مسلمان ہونے سے ظہر صاف رہا۔ یہ بات ناممکن
تھی کہ حضور دعا فرمائی اور وہ قبول نہ ہو۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول
فرمایا اور حضرت عمرہ مشرف باسلام ہوئے
آپ کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب ہے
حضرت عمرہ کا ساتھیوں حال تھا کہ حضور کو
نہت لی۔ حضرت عمرہ کے گھرانے والے
حضرت زیدہ کے بیٹے حضرت سعیدہ کے
نکاح میں حضرت عمرہ کی بہن فاطمہ تھیں۔
اسی تعلق کی وجہ سے فاطمہ بھی مسلمان
ہوئیں اور آپ کے گھرانے میں اور بھی
کافی لوگ مسلمان ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے دشمن تو تھے ہی چنانچہ ایک
دن آپ نے اس چراغِ ہدایت کو گم کر کے
کاٹ فیصلہ فرمایا۔ اور قرار کرے
باندھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
قتل کرنے کے ارادے سے باہر نکلے۔

اتفاقاً راستہ میں آپ کو ایک صحابی
لے آپ کو نفع کی حالت میں دیکھ کر
پرچھا "مگر! خیریت تو ہے؟" حضرت عمرہ
بولے کہ آج میں اس شخص کو قتل کروں گا
ہمارے باپ
دارا کے دین سے ہٹانے کی کوشش کی
ہے۔ چنانچہ وہ صحابی بولے کہ "تم پہلے
اپنے گھر کی تو خبر لو پھر حضور کو قتل
کرنا۔ تمہارے بہن اور تمہارے بہنوں بھی
تو اس شخص کے دین پر ایمان لا چکے
ہیں جن کو تم قتل کرنے جا رہے ہو۔"
فرمایا پلے اور بہن کے گھر پہنچے وہ قرآن
پاک کی تلاوت میں مشغول تھیں آواز سن
کر چپ ہو گئیں اور قرآن مجید کو چھپا دیا
حضرت عمرہ نے پوچھا "تم کیا پڑھ رہی
تھیں؟" بہن بولی "کچھ نہیں" پھر
حضرت عمرہ نے جواب دیا کہ مجھے یہ
معلوم ہو چکا ہے کہ تم دونوں مسلمان ہو
گئے ہو چنانچہ اپنے بہنوں کو مارنے کے

منظومه محکمہ تعلیم (۱) لاہور کنبد ریحی نمبری ۱۶۳۲۱/۵ مؤرخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور کنبد ریحی نمبری ۲۶۳۰۰-۲۶۳۰۱-۲۶۳۰۲-۲۶۳۰۳-۲۶۳۰۴ مؤرخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء

پاک ہند کے جید علمائے کرام کا مصدقہ

قرآن عزیز

مترجم و محشی

مَرْثِيَّة

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

● ہر سورۃ کا عنوان ● ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ اور مآخذ ● ربط آیات

ہدایہ ۱۔ مجلد پارچہ چھ روپے۔ محصول ڈاک دو روپے۔ کاغذ کمینیکل نیوز

رقم بذریعہ منی آرڈر مشکلی بھیجیں)



AN IDEAL BOTTLE OF RUBBER PLASTIC

اللاييز ط انك

مکرم و محترم، زید لطفہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت محمد ﷺ کا ساتھ نہ تھا ایک الیہا حضرت کے جس میں نہ سہم نہ قسمت نہ محتاج اور نہ قسمت کبھی نہیں اور نہ حقیقت اور نہ ہیست ساریہ
 اس خدا میں نہ شک ہے اور ایک وہ جس کے کہ قسمت نہ کبھی نہیں الہا نہ ایک وقت اس صلیب علیہ السلام جاری نہیں اور چارہ گری فٹنے اور جن میں گرامہ ہو
 فٹوں سے جلتے ہو ایسے قہر نہیں اور گواہی اور خاصا نہ کہ اسے کھڑے جانے سے متوجہ ہو جتے ہیں۔

حضرت کی وفات کے بعد حضرت کے بعض خدام اور اہل تعلق کو شدتِ ضرورت محسوس ہوئی کہ حضرت کی سوانح حیات جلد مرتب کی جائے۔ اگرچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صریحاً اپنے کلام میں منع کیا کہ میرے خدام نہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے آپ کو ذاتِ معتبرہ کے طور پر ذکر کیا ہے، لیکن اہل علم و ادب نے اس پر عمل کیا۔

حضرت رحمہ اللہ کیسے بن کر اس لیے کو نمایا اور ساری عمر اپنے کمالات کو پورے صحاح میں رکھا، یہ اس پل کی ذات بنی ہم سب کو اور سیر کجبات علی اس پل کی باپ

حضرت کے سوا کچھ کنا اور حضرت کی عظمت و شخصیت کو نمایاں کرنا نہایت دشوار اور نہایت نازک کام ہے۔ پھر جس علی اس لیے کہ ایسی کتاب کا جلد

سائنس، اہل تعلق کے تعلق کے دوام و استحکام اور ان کے استفادہ کے لیے نہایت ضروری ہے اس بات کی ہمت کی گئی ہے کہ یہ سوانح قابل اعتماد و مستند طریقہ پر مرتب کی جائے۔ جہاں تک خاندانی ابتدائی حالات کا تعلق ہے وہ راقم سطرنج نے خود دیکھیاں ہیں حضرت کے اعزاء اور اہل خاندان سے درپٹ

لکے محفوظ کیلئے ہیں لیکن اس کتاب کی تکمیل آپ کی توجہ اور تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ میں جناب والا کی سہولت کے لیے چند عزمانات تحریر کرتا ہوں لیکن ان کے اکتفا فرمائیے، ہندوستان سے آپ جہاں واقعہ اور جہاں معلومات کی سہولت کے لیے ضروری رہا مضمون تھکتے ہوئے ان کے لئے تکلیف کا شکر فرمائیے۔

① کوئی ایسا واقعہ یا واقعات جس کا تعلق حضرت کے حالات زندگی سے ہو ② کوئی ایسا واقعہ یا واقعات جس سے حضرت کے شخصیت پر اثر پڑا ہو ③ حضرت کا اخلاق، شہادت اور آپ کے ساتھ کسی بھی

واقعہ یا معاملہ (۴) ایسے اوقات ہیں جسے حرکت طریقیہ تربیت کا اندازہ ہوتا ہو اور اس کا اندازہ ہو کہ اس میں نبی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا تربیت کی شخصیت، ذوق اور آپ کے حالات کے مجھے میں عروض۔ (۳) حضرت کا احاطہ، تسبیح اور آپ کے ساتھ کوئی خاص

اجتہاد عطا فرمایا تھا ۵) پنجاب کے دوروں کی تفصیلات اور آپ کے فیوض و برکات کے شہادہ اور گزارشات (ان دوروں میں کتنے لوگ مستفید ہوئے، کتنے لوگوں کی اصلاح ہوئی، تعلیم و تربیت کے کما ذرائع پیدا ہوئے، مدارس و بنیادیں قائم وغیرہ) —

(۶) خاص ملحوظات وارشادات — امید ہے کہ اس ضروری کام کی طرف جو جناب لاکہ کے لیے فرحت بخش بھی ہے اور باعث تکمیل بھی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے تمام تر سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

لیکن بھی، جلد جو مینڈل فرما کر جانے لے، اس سلسلہ میں بھی زیادہ تفصیل اور بسط ہوگا، ایسی ہی زیادہ مواد موبیٹک اور باعث منسوبیت ہر دو اور اتنی ہی زیادہ مقدار میں موبیٹک کتاب کو ضروری مواد پیش آتیگا کہ یہ بھی بے تکلف عرض کر دینا مناسب ہے کہ موبیٹک کو اس میں سے کتاب

کی ترتیب اور یہ تعاصد کے مطابق انتخاب کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائیگی۔ والسلام مع الیکرام
 ٹوٹ، سوانح کی اشاعت کا شروع ادارہ "القادریہ" ناشرین کتب اسلامی لاہور، محال نہ کریگا۔

سوانح حیات
قطب الاقطاب شیخ المشائخ
حضرت مولانا عبدالقادر سوبھانی
قدس اللہ سرہ العزیز
از قلم
مفتی اسلام مولانا سید ابوسعید عثمانی ندوی

حضرت مولانا پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کی تدوین کے سلسلہ میں مولف نے جو کلام نامہ اپنے دینی و روحانی بھائیوں کو ارسال کیا، قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)